ગુજરાત શૈક્ષણિક સંશોધન અને તાલીમ પરિષદ, ગાંધીનગરના પત્ર-ક્રમાંક
જીસીઈઆરટી / અભ્યાસક્રમ / 2012 / 8275 / તા. 6-4-2013 થી મંજૂર

اردو

جماعت 8

(سمیسٹر I)

ઉર્દૂ ધોરણ-8 (સિમેસ્ટર I)

عہد نامہ

بھارت میرا وطن ہے۔
تمام بھارتی میرے بھائی بہن ہیں۔
میں اپنے وطن سے محبت کرتا ہوں اور اس کے شاندار
بوقلموں ورثے پر فخر کرتا ہوں۔
میں ہمیشہ اس کے شایانِ شان بننے کی کوشش کرتا رہوں گا۔
میں اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کی تعظیم کروں گا
اور ہر شخص کے ساتھ ادب سے پیش آؤں گا۔
میں اپنے وطن اور اہل وطن کو اپنی عقیدت پیش کرتا ہوں۔
ان کی فلاح و بہبودی میں ہی میری خوشی ہے۔

રાજ્ય સરકારની વિનામૂલ્યે યોજના હેઠળનું પુસ્તક

گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل
'ودیاین'، سیکٹر A / 10، گاندھی نگر- 382010

© گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل، گاندھی نگر
اس درسی کتاب کے جملہ حقوق بحق گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل محفوظ ہیں۔ اس درسی کتاب کے کسی بھی حصہ کو کسی بھی صورت میں گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل کے ڈائرکٹر کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جا سکتا۔

مشیر مضمون
- محترم ایم۔جی۔بمبئی والا

تصنیف - تالیف
- جناب آر۔ اے۔ شیخ
- جناب جی۔ آئی۔ شیخ
- ڈاکٹر خیرالنسا پٹھان
- محترمہ زبیدہ مومن
- جناب جاوید احمد عباسی
- محترمہ مسرت پروین سید

تبصرہ
- پروفیسر اختر دیوان
- جناب منظور حسین شیخ
- جناب حنیف مندوسر والا
- جناب اِسرار احمد انصاری
- جناب غلام محمد انصاری
- محترمہ پروین اختر انصاری
- جناب محمد اقبال شیخ
- محترمہ شاہینہ قادری

تصاویر
- جناب ایوب دیوان

ترتیب
- شری کملیش پرمار
(منڈل کے سبجیکٹ کوآرڈینیٹر)

اشاعت ترتیب
- شری ہرین پی۔ شاہ
(منڈل کے نائب دائریکٹر، اکیڈمک)

طباعت ترتیب
- شری ہریش ایس لمباچیا
(منڈل کے نائب ڈائریکٹر - پروڈکشن)

پیش لفظ

جی۔سی۔ای۔آر۔ٹی۔ کے اسٹیٹ رِسورس گروپ (SRG) کے ذریعے NCF-2005 نیز RTE-2009 کے اساسی دستاویزات کو مدّ نظر رکھ کر سن 2011ء میں اَپر پرائمری درجات یعنی جماعت 6 تا 8 کے زباندانی کے نئے نصاب کی تیاری میں کچھ مخصوص نِکات متعین کیے گئے تھے۔ انھیں نِکات کے مطابق تیار کردہ **جماعت 8 اُردو زباندانی** کی یہ درسی کتاب طلبہ کے سامنے پیش کرتے ہوئے منڈل بے حد خوشی محسوس کرتا ہے۔

قومی سطح پر اَپر پرائمری تعلیم کے نصاب میں ہونے والی تبدیلیوں کو مدّ نظر رکھ کر ریاست گجرات میں تعلیمی نصاب (Curriculum)، تعلیمی مواد (Syllabus)، درسی کتاب (Text Book) نیز مکمل تعلیمی عمل کے حوالے سے ازسرِ نو غوروفکر کرنے کی ضرورت رونما ہوئی ہے۔ اس درسی کتاب کے ذریعے بچّے کی تخلیقی صلاحیت، متخیّلہ قوّت، منطق اور حاصل شدہ علم کے استعمال کی صلاحیت کو فروغ ملے، نیز اجتماعی سرگرمیاں کر کے طلبہ کی انفرادی صلاحیتوں کو جِلا ملے، یہ کوشش بھی کی گئی ہے۔ تاہم نئے تعلیمی نصاب کے مطابق تیار کردہ یہ درسی کتاب بذاتِ خود وسیلہ ہے، ہدف نہیں۔ یعنی ذریعہ ہے، مقصود نہیں۔

درسی کتاب کے ساتھ ساتھ اب ماخذِ علم کے طور پر نئے جدید ترین وسائل بھی دستیاب ہیں۔ یوں تعلیم و تدریس کی تمام سرگرمیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ انھیں امور کو مدّنظر رکھ کر ایسی درسی کتاب تیار کی گئی ہے کہ جس سے درس و تدریس کا عمل مزید دلچسپ اور آسان بنے اور اِس عمل سے طلبہ کو ذمہ دار شہری بننے کی ترغیب حاصل ہو، حبّ الوطنی کا جذبہ پیدا ہو نیز بچوں کی متوازن سیرت و کردار کی نشوونما ہو۔

اس کتاب کو معیاری بنانے کی غرض سے اِس کی اشاعت سے پہلے اس مسودے کے سبھی پہلوؤں پر اس سطح پر تعلیمی عمل کرنے والے اساتذہ حضرات اور ماہرین تعلیم کے مشوروں کے پیش نظر مسودے میں ضروری ترمیم و اضافہ کرنے کے بعد ہی زیرنظر کتاب تیار کی گئی ہے۔

کتاب معیاری، دلچسپ اور بے نُقص رہے، اس بات کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے، تاہم اس کی افادیت میں اضافہ کرنے والے مفید مشورے منڈل کے لیے قابل قبول ہوں گے۔

پی۔ بھارتی (IAS)
ڈائریکٹر
تاریخ : 21-11-2019

پاٹھیہ پُستک منڈل
گاندھی نگر

پہلی طباعت - 2015 ، طباعتِ نو - 2016، 2017، 2018، 2019، 2020
ناشر : گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل -'وِدیاین'، سیکٹر 10-A، گاندھی نگر کی جانب سے۔ پی۔ بھارتی (IAS)، ڈائریکٹر۔
طابع :

بنیادی فرائض

بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ *

(الف) آئین پر کاربند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے ؛

(ب) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے؛

(ج) بھارت کے اقتدار اعلیٰ، اتحاد اور سالمیّت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفظ کرے؛

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے قومی خدمت انجام دے؛

(ھ) مذہبی، لسانی اور علاقائی و طبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام النّاس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو؛

(و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے؛

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت و شفقت کا جذبہ رکھے؛

(ح) دانشورانہ رویّے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی و اصلاحی شعور کو فروغ دے؛

(ط) قومی جائداد کا تحفظ کرے اور تشدّد سے گریز کرے؛

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقّی و کامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے۔

(ک) ماں باپ یا سرپرست 6 سال سے 14 سال کی عمر تک خود کے بچّے یا زیر سرپرست بچّے انہیں تعلیمی مواقع فراہم کریں۔

---

* بھارت کا آئین : دفعہ ۵۱ الف

فہرست

نمبر شمار	سبق	نثر/نظم	مصنف/مؤلف/شاعر	صفحہ نمبر
.1	بازار کا منظر	(تصویری سبق)		1
.2	نعت	(نظم)	مولانا ظفر علی خاں	5
.3	پانچ روپے	(نثر)	کوثر چاند پوری	9
.4	لڑکیوں سے خطاب	(نظم)	چکبستؔ	17
.5	سائنس سٹی کی ملاقات	(نثر - احوال)		21
●	اعادہ 1			27
.6	نوجوان سے	(نظم- جذباتی گیت)	مجازؔ	28
.7	قاضی جی	(ڈرامہ - نثر)	شوکت تھانوی	33
.8	جلوۂ سحر	(لوک گیت -نظم)	حفیظؔ جالندھری	42
.9	تجربہ	(نثر-لوک کہانی)		47
.10	بچپن کی یادیں	(نثر)	یوسف حسین خان	53
●	اعادہ 2			59

1

بازار کا منظر

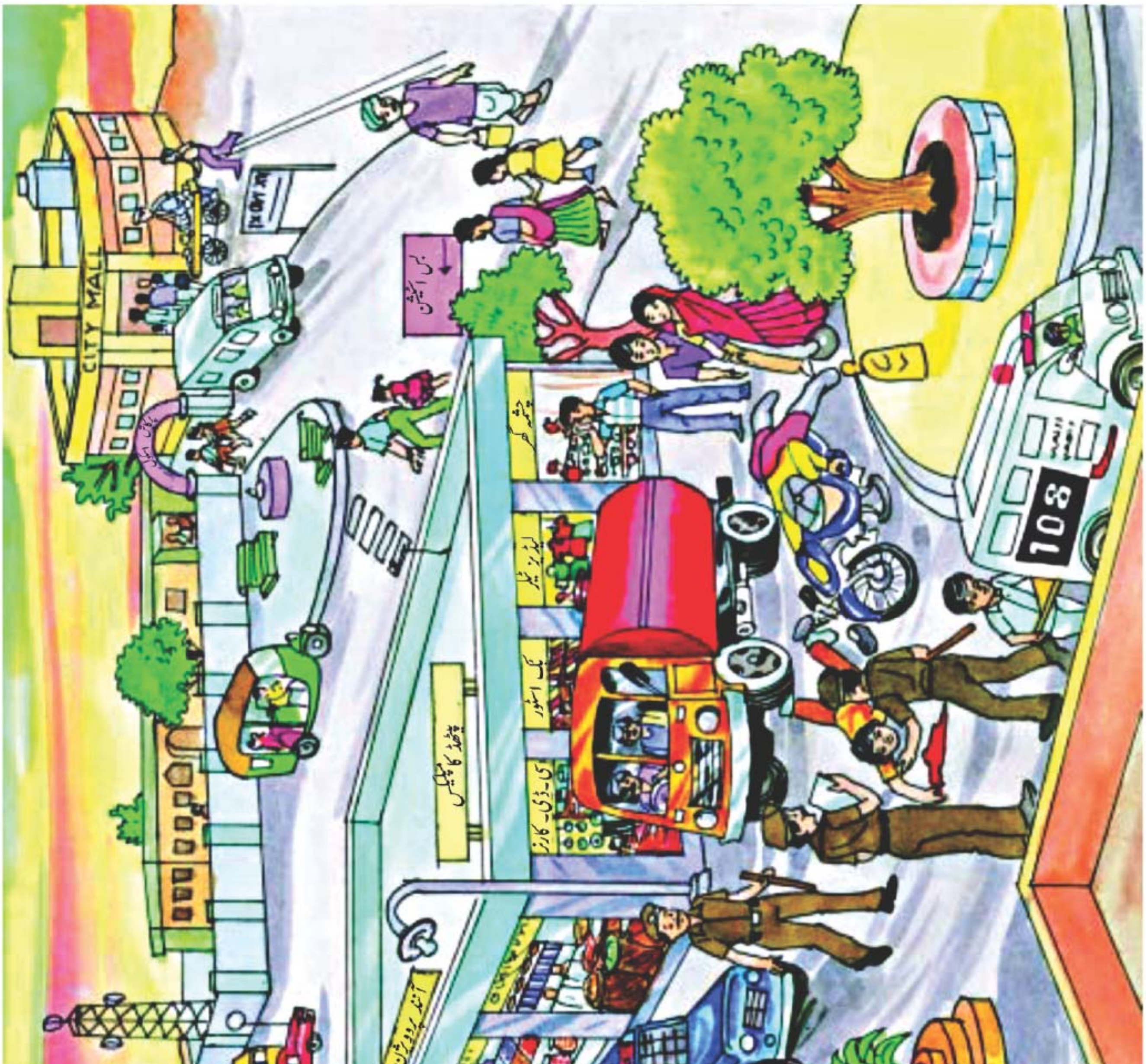

مشق

- نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب دیجیے :

1. تصویر میں کون کونسی سواریاں دکھائی دے رہی ہیں ؟
2. تصویر میں دکھائی دینے والی اہم سواریوں کا استعمال بتائیے ؟
3. تصویر میں کون سا حادثہ دکھایا گیا ہے ؟

خود آموزی

سوال 1. دی گئی تصویر کا بغور مشاہدہ کر کے سوالوں کے جواب لکھیے :

(1) تصویر میں نظر آنے والی تمام اشیاء کی فہرست بنائیے ؟

(2) کیا بائیک سوار نے ہلیمیٹ لگایا تھا ؟

(3) ہیلمیٹ پہنے بغیر سواری چلانے سے کیا نقصانات ہوسکتے ہیں ؟

(4) 101 نمبر پر فون کرنے سے ہمیں کیا مدد ملتی ہے ؟

(5) پولس کو بلانے کے لیے کس نمبر پر فون کریں گے ؟

سوال 2. نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب اپنے الفاظ میں لکھیے :

(1) سواری چلاتے وقت کن کن باتوں کی احتیاط برتنی چاہیے ؟

(2) کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ حادثے کے مقام تک ایمبولینس 108 کس طرح پہنچی ہوگی ؟

(3) A.T.M کی بدولت ہمیں کیا کیا سہولتیں حاصل ہیں ؟

(4) ٹرافک سِگنل پر لگی ہوئی لال، ہری اور زرد روشنی کا کیا مطلب ہے ؟

(5) آئندہ کل سے پیٹرول کے دام بڑھنے والے ہیں۔ بتائیے کہ پیٹرول پمپ پر آج کیسا منظر ہوگا ؟

(6) سڑک پار کرتے وقت آپ کس بات کا دھیان رکھیں گے ؟

سوال 3. مثال کے مطابق الفاظ بتایئے :

مثال : صبح و شام

عیش و .... ارض و ....

شان و .... رنج و ....

پستی و ....

مثال : آپ کے سامنے کوئی شخص موٹر سے ٹکرا کر زخمی ہوگیا ہے۔ اُس کی مدد کرنے کے لیے :

(الف) آپ خود ہی پٹی وغیرہ باندھیں گے۔

(ب) فوری علاج کے لیے 108 نمبر پر فون کریں گے۔

(ج) مریض کے خاندان والوں کو خبر دیں گے۔

- اوپر دی ہوئی مثال کے مطابق ذیل کے معاملات میں آپ کیا کریں گے ترتیب سے لکھیے :

(1) شہر میں ہیضہ پھیل چکا ہے ؟

(الف) ....

(ب) ....

(ج) ....

(2) ایک شخص ٹرافک کے اصولوں کی پابندی تو نہیں کرتا بلکہ پولس کے سمجھانے پر اس سے تو تو میں میں کررہا ہے۔

(الف) ....

(ب) ....

(ج) ....

(3) آپ کے علاقے میں کسی شخص کا بٹوہ چوری ہوگیا ہے۔

(الف) ....

(ب) ....

(ج) ....

پروجیکٹ

- ریلوے پلیٹ فارم کی ملاقات لے کر احوال لکھیے۔

سرگرمیاں

- کسی معروف شخصیت کے سفر نامے اور ان کے حالات زندگی پڑھیے۔
- اخبار میں شائع ہونے والے معزّز رہنماؤں کی تفصیلات اخبار میں سے کاٹ کر بورڈ پر چسپاں کیجیے۔

2 نعت

مولانا ظفر علی خان

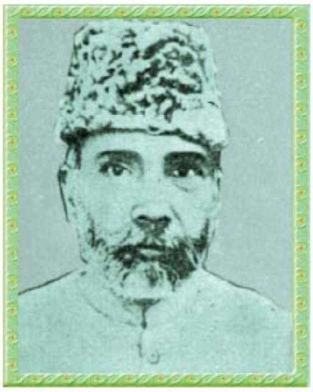

پیدائش : 1870 (سیالکوٹ، پنجاب) وفات : 1956

مولانا ظفر علی خان نے شاعری بھی کی اور ناول نگاری بھی۔ سرگرم سیاست داں بھی رہے اور اپنا یک اخبار ''زمیندار'' نکالتے رہے۔ اُنھیں اپنی تقریروں اور تحریروں کی وجہ سے جیل بھی جانا پڑا۔

ظفر علی خان کی شاعری ان کے زمانے میں بہت مقبول ہوئی لیکن انھیں جو شہرت ملی وہ اپنے اخبار ''زمیندار'' کی وجہ سے ملی۔

ان کی نظموں کا مجموعہ ''بہارستان'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

دیکھی نہیں کسی نے اگر شانِ مصطفیٰؐ — دیکھے کہ جبرئیل ہے دربانِ مصطفیٰؐ
لطفِ خدائے پاک کی تصویر کھنچ گئی — پھرنے لگے جب آنکھ میں احسانِ مصطفیٰؐ
پھیلا ہوا ہے اسود و احمر کے واسطے — صحنِ عرب سے تا بہ عجم خوانِ مصطفیٰؐ
رکھے وہ یاد، خسرو پرویز کا مآل — پہنچا ہو جس کے ہاتھ میں فرمانِ مصطفیٰؐ
میرے ہزار دل ہوں تصدق حضورؐ پر — میری ہزار جان ہو قُربانِ مصطفیٰؐ

رشتہ مرا خدا کی خدائی سے ٹوٹ جائے
چھوٹے مگر نہ ہاتھ سے دامانِ مصطفیٰؐ

الفاظ و معنی

مصطفیٰ پسند کیا گیا **پسندیدہ** چنا ہوا **جبرئیل** وحی لے کر آنے والے ایک فرشتے کا نام **اسود** کالا، **احمر** ، سرخ، **اسودواحمر** مراد سیاہ فام اور سفید فام انسان **عجم** ایران **خوان** تھال، طباق **مآل** انجام **تصدق** نثار، قربان **خسروپرویز** ایران کا مغرور بادشاہ : ۶ھ میں حضورؐ نے بیرونِ عرب کے مختلف بادشاہوں کو دعوت اسلام کے سلسلے میں خطوط روانہ فرمائے۔ ایک ایسا ہی خط خسروپرویز کو بھی ملا۔ اس مغرور بادشاہ نے فرمانِ رسالت کے ٹکڑے ٹکڑے کردیے۔ جب یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا '' خدا اس کی سلطنت کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کردے'' اور ایسا ہی ہوا۔ اس کی بادشاہت ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔

مشق

- **نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب دیجیے :**

1. اس نعت کے حوالے سے بتایئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا اندازہ کس بات سے لگایا جا سکتا ہے ؟
2. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خوان کا کیا عالم تھا ؟
3. شاعر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کیا کیا قربان کرنے کو آمادہ ہے ؟

خود آموزی

سوال 1. نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب دیجیے :

(1) حضورؐ کے احسان یاد آتے ہی کیا یاد آجاتا ہے ؟

(2) اسود و احمر سے کیا مراد ہے ؟ سمجھایئے۔

(3) خسروپرویز سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے ؟

(4) شاعر کس سے رشتہ برقرار رکھنا چاہتا ہے ؟

سوال 2. خالی جگہ پُر کیجیے :

(1) مصرعوں میں قافیہ ________ آتا ہے اور ردیف ________ میں

(2) قافیہ ________ رہتا ہے اور ردیف ________ بدلتی

(3) وحی لے کر آنے والے فرشتے کو ________ کہتے ہیں۔ (عزرائیل، اسرافیل، جبرئیل، میکائیل)

سوال 3. در + بان = دربان۔ اس لفظ کی ترکیب سمجھیے اور نیچے دیے ہوئے لفظوں کو اسی طرح مرکّب بنائیے۔

فیل ______ ، گاڑی ______ ، باغ ______

سوال 4. مثال کے مطابق دیے ہوئے لفظوں کی جمع بنائیے :

مثال : تصویر - تصاویر

تقریر ______ تدبیر ______ تفسیر ______ تقریب ______ ترکیب ______

سوال 5. دیے ہوئے اشعار پڑھیے اور جو شعر جس خانے سے تعلق رکھتا ہو اس خانے میں لکھیے :

(1) وہ خالقِ جہاں ہے
وہ رازق جہاں ہے

(2) نازاں ہے جس پہ حُسن وہ حُسنِ رسولؐ ہے
یہ کہکشاں تو آپ کے قدموں کی دھؤل ہے

(3) زندگی ہو میری پروانے کی صورت یارب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب

صنف	اشعار
دعا	
حمد	
نعت	

زباندانی

اس نعت میں شان، دربان وغیرہ قافیے ہیں اور مصطفیٰؐ ردیف۔

زبان بنیادی طور پر آواز کا مجموعہ ہے اور زبان کی سب سے چھوٹی اکائی آواز ہے۔ اور آواز کی تحریری شکل ''حرف'' ہے۔

آواز کے لحاظ سے حروف کی دو قسمیں ہیں۔

(1) حروف صحیح اور (2) حروفِ علّت

ایسے حروف جن کی آواز منہ میں رگڑ کر یا رخ بدلتی ہوئی باہر آئے حروف صحیح کہلاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر حروف بے

حرکت ہوتے ہیں۔ جب تک انھیں حرکت میں نہ لایا جائے حرکت میں نہیں آتے۔

حرکت دو طرح کی ہوتی ہے۔: ہلکی حرکت اور بھاری حرکت

ہلکی حرکت پیدا کرنے کے لیے زبر ـَـ ، زیر ـِـ ، اور پیش ـُـ سے مدد لی جاتی ہے، جنھیں اعراب کہتے ہیں زبر، زیر اور پیش کے علاوہ اور بھی اعراب ہیں۔ مثلاً

تشدید (ّ) : اس کے معنی حرف کو ایک بار لکھنے اور دوبار پڑھنے کے ہیں۔ مدّت ۔ مد+دت

مد (~) : جب الف کو کھینچ کر بولتے ہیں تو اس پر یہ علامت لگاتے ہیں۔ جیسے آج، آدمی ایسے 'الف' کو الف ممدودہ کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ 'الف' کی ایک اور صورت بھی ہے اور وہ ہے الف مقصورہ کی۔ 'الف' مقصورہ وہ ہے جس کی آواز سادی ہوتی ہے۔ بعض عربی الفاظ ایسے ہیں کہ ان میں 'الف' 'ی' کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ جیسے مصطفیٰؐ، عقبیٰ وغیرہ۔

جزم (ْ) : جزم کے معنی ہیں حروف کو ساکن کرنا۔ جس حرف پر یہ علامت ہوتی ہے۔ اس پر آواز ٹھہر جاتی ہے۔ جیسے عظْم، نظْم وغیرہ

تنوین (ً، ٍ، ٌ) : جب یہ علامت کسی حروف پر ہوتی ہے تو اس کے آخر میں 'نون' کی آواز نکلتی ہے۔ جیسے فوراً = فورن۔ عموماً = عمومن

بھاری حرکت پیدا کرنے کے لیے جن حرفوں سے مدد لی جاتی ہے انہیں حروفِ علّت کہتے ہیں۔

(1) الف (2) واوٗ اور (3) ی حروفِ علّت ہیں اور ان کی آواز منہ میں کسی جگہ رُکے بغیر باہر آتی ہے۔

حروفِ علّت کے علاوہ جو دوسرے حروف ہیں وہ حروف صحیح ہیں۔ ان حرفوں میں

(الف) یہ حروف عربی ہیں۔ ب۔ ت۔ ث۔ ج۔ ح۔ خ۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ غ۔ ف۔ ق۔ ک۔ ل۔ م۔ ن۔ ہ

(ب) یہ حروف فارسی کے ہیں۔ چ۔ ژ۔ گ

باقی حروف دو حصوں میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں۔

(1) یک صوتی۔ جیسے ٹ، ڈ، ڑ

(2) مرکب صوتی یا مخلوط حروف۔ ڈھ۔ کھ۔ گھ۔ لھ۔ مھ۔ وغیرہ یہ سب آوازیں ہندی کی ہیں۔

3 پانچ روپئے

کوثر چاند پوری

پیدائش : 1900   وفات : 1990

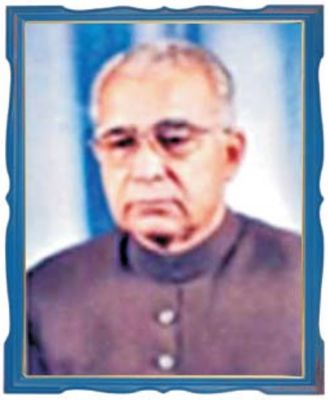

نام سیّدعلی کوثر قصبہ چاند پور (ضلع بجنور یوپی) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم چاند پور میں حاصل کی ۔ بعد میں بھوپال کی آصفیہ طبّیہ کالج سے 'طبیب کامل' کا امتحان پاس کیا اور بھوپال میں سرکاری طبیب کی حیثیت سے ملازمت کرتے رہے اور اسی عہدے سے ریٹائر ہوئے۔

کوثر چاند پوری کی تحریر سادہ اور دلکش ہے۔

پانچ روپئے ان کے افسانوں کے ایک مجموعے ''رات کا سورج'' سے لیا گیا ہے۔ اس افسانے میں ایک انسان کی دوسرے انسان سے ہمدردی، محبت اور ایمانداری کے جذبوں کو خوبصورت اور موثر انداز میں پیش کیا ہے۔

ایک روپیہ بارہ آنے قلی کو دے کر اس کی جیب میں صرف چار آنے ہی بچے تھے۔ اُسے مدراس سے دہلی تک کا لمبا اور تھکا دینے والا سفر انھیں چار آنوں میں کرنا تھا۔ بھوکا رہنے کا تجربہ وہ کئی مرتبہ کرچکا تھا۔دوتین اسٹیشن چلنے کے بعد ہی نہ جانے کیوں پیٹ میں آگ سی سُلگ اٹھی۔ مجبور ہوکر اس نے ایک اسٹیشن سے دو آنے کے کیلے خرید کر کھائے۔ پیٹ میں اتنا سہارا ہوجانے کے بعد اعصاب میں چائے کی خواہش جاگ اٹھی۔

اوپر کی سیٹ پر ایک نوجوان سورہا تھا۔کئی گھنٹے سونے کے بعد وہ جاگ اٹھا۔''کیا بجا ہے۔'' اُس نے پوچھا۔

''گھڑی میرے پاس نہیں ہے، انداز سے ایسا لگ رہا ہے کہ ابھی بریک فاسٹ ہی کا وقت ہے۔''

اوپر بیٹھے ہوئے نوجوان نے آنکھیں ملتے ہوئے ماحول کا جائزہ لیا اور بولا :

''کیسی بات کرتے ہومسٹر! دھوپ ہرطرف پھیلی پڑی ہے بارہ بج چکے ہوں گے''۔

گاڑی رُکتے ہی اوپر کا بیٹھا ہوا نوجوان نیچے اُترا اور کھڑکی سے منھ نکال کر پلیٹ فارم کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک دیکھا، ریفریشمنٹ روم کا بیرا............ اُدھر سے گذرنے لگا تو اس نے روک کر کہا :

''ایک تھال اِدھر لاؤ۔''

ذرا دیر بعد کھانا آگیا۔ وہ کھانے لگا پھر ایک دم چونکا اور اس کی طرف دیکھ کر پوچھا :

'' آپ کھا چکے ؟''

''جی کھا چکا۔''

نوجوان کے ذہن میں اس کا پہلا جملہ گونج رہا تھا۔ اب وہ اس کا مطلب سمجھتے ہوئے اُس سے بولا :

''میرے خیال میں آپ نے بریک فاسٹ بھی نہیں کیا ورنہ یہ کیوں کہتے کہ ابھی تو بریک فاسٹ ہی کا وقت ہے۔ منگاؤں آپ کے لیے بھی ایک تھال ؟''

''شکریہ ! میں نہیں کھاؤں گا۔''

وہ چُپ ہوگیا اور کھانے کے بعد اخبار دیکھنے لگا۔ پانچ بجے تک دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی۔نوجوان نے شام کی چائے منگائی اُس وقت وہ گھٹنوں میں سَر دیئے بیٹھا تھا جیسے بہت افسُردہ اور غمگین ہو۔

''کیا سورہے ہیں آپ ؟''

''جاگ رہا ہوں۔''

''چائے پیئیں گے آپ ؟''

''شکریہ ! میں نہیں پیوں گا۔''

''کیا نام ہے آپ کا ؟''

''منظر۔ اور آپ کا ؟''

''گنگولی''۔

'' اس نام کا میرا بھی ایک دوست تھا۔مگر اب کہاں۔ وہ گذشتہ سال مرچکا ہے۔ مجھے اس نام سے بڑی محبت ہے''۔

''جب تک انسان زندہ ہے دوست مرنہیں سکتا مسٹر ! اگر ایک گنگولی مرچکا تو دوسرا اس کی جگہ موجود ہے وہ اس کی کمی پوری کردیگا اور معاف فرمایئے گا، محبت کا یہ اصول ہی غلط ہے کہ محبت نام سے کی جائے، محبت ہمیشہ آدمی سے کی جاتی ہے میری رائے میں محبت کو مذہب اور قوم سے آگے بڑھ کر عالم گیر ہونا چاہیے۔ فرمایئے آپ میری پیش کش قبول کررہے ہیں ؟''

''اس وقت طبیعت نہیں چاہتی، شکریہ۔''

''کیوں نہیں چاہتی، چائے کا وقت تو ہے ۔''

''کوئی خاص وجہ نہیں۔''

''خاص وجہ ضرور ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ کے پاس روپئے نہیں ہیں۔ آپ کا چہرہ اُترا ہوا ہے .... آپ کو کھانے اور چائے کی ضرورت ہے۔

''آپ کے اصرار پر چائے پئے لیتا ہوں پیسے ہیں میرے پاس۔''

''یہ تو بہت کم ہیں۔ آپ کا بھید کھُل گیا، جو کچھ میں سمجھ رہا ہوں وہ غلط نہیں ہے............ اگر میری دعوت قبول نہیں کرتے تو میں آپ کو روپیہ قرض دے سکتا ہوں۔ کہاں سے آرہے ہیں آپ؟''

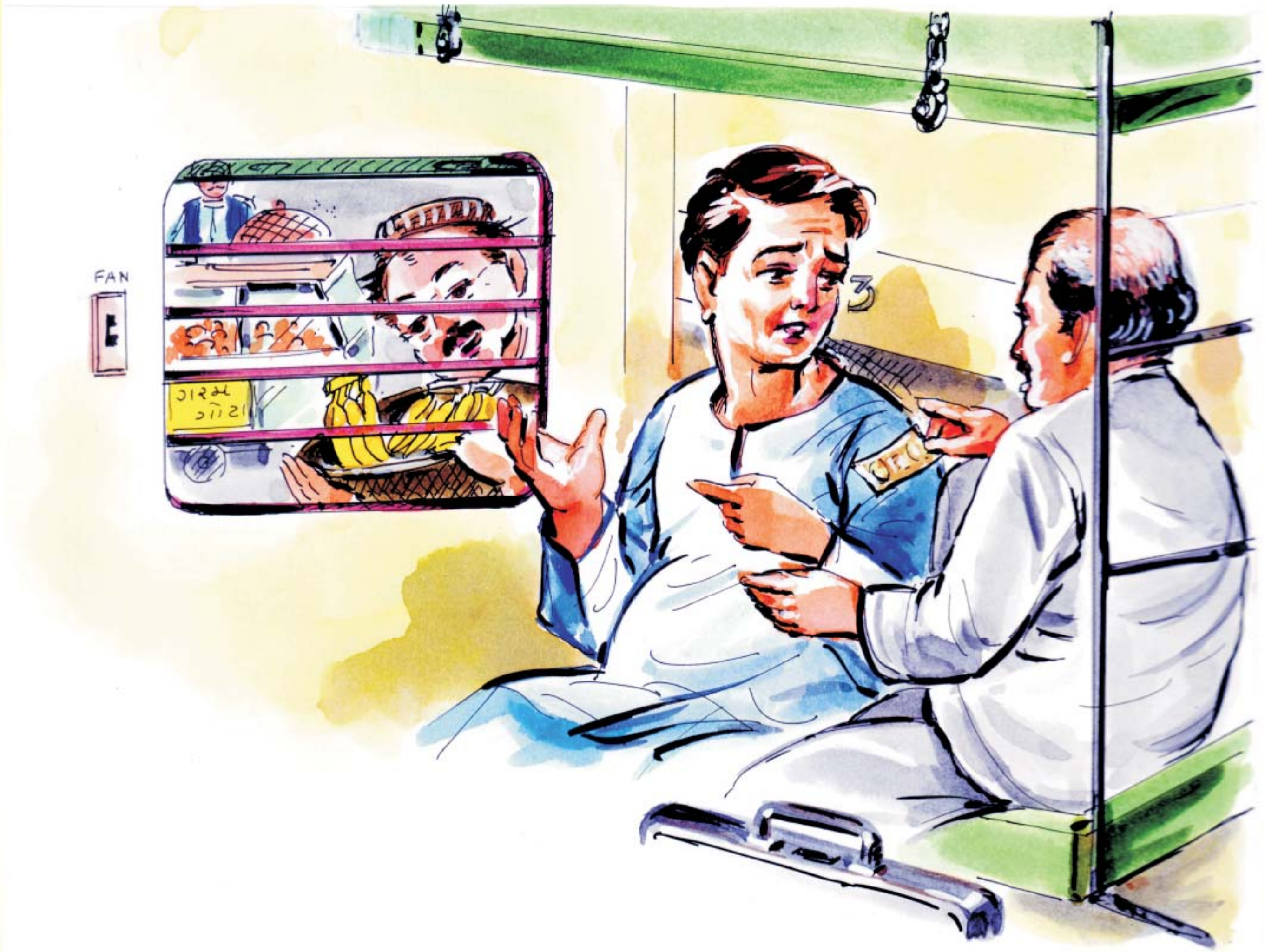

''مدراس سے، ایک انٹرویو میں گیا تھا اب دلّی جارہا ہوں''۔

''اور ابھی دلّی دور ہے آپ کو روپئے لینے میں کوئی جھجک نہیں ہونی چاہیے۔ سفر میں ایسے واقعات اکثر پیش آتے ہیں...... لیجیے'' گنگولی نے دس روپئے کا نوٹ منظر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''یہ تو بہت زیادہ ہیں، پانچ کافی ہوں گے۔ اور میں پوچھتا ہوں آپ کس بھروسے پر مجھے قرض دے رہے ہیں؟''

''پانچ ہی لے لیجیے............ اور کیا اتنی سی رقم کے لیے ایک آدمی پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔''

''ضرور کیا جاسکتا ہے، مگر ایسا اعتماد ایک انسان ہی کرسکتا ہے۔ دنیا میں انسان ملنا ہی تو مشکل ہے۔'' منظر نے روپئے لے کر اور نوٹ بک کھول کر کہا:

''مہربانی کر کے اپنا پورا پتہ بتا دیجیے۔''

گنگولی منظر کی اس حرکت پر مسکرادیا۔ وہ جانتا تھا کہ ریل میں جتنے دوست بنتے ہیں وہ ہمیشہ پتہ لکھ لیتے ہیں خط کبھی نہیں بھیجا کرتے۔

آخر کار گاڑی نئی دہلی پہنچ گئی۔ دونوں وہیں اُتر پڑے۔ گنگولی کو غازی آباد جانا تھا وہ ٹیکسی لے کر چلا گیا۔

ساتویں مہینے گنگولی کو پانچ روپئے کا منی آرڈر ملا یہ منظر نے دہلی سے بھیجا تھا۔ کوپن پر لکھا تھا۔ ''بہت دیر سے میں روپئے بھیج رہا ہوں، وجہ ظاہر ہے اب تک بیکار ہوں۔''

گنگولی نے پوسٹ مین کو ہدایت کردی کہ منی آرڈر بھیجنے والے کے پتے پر واپس کر کے لکھ دیا جائے کہ اس نام کا کوئی آدمی یہاں نہیں ہے............

ایک روز منظر انٹرویو کے لیے میرٹھ جا رہا تھا............ وہ ٹکٹ لینے کے بعد پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگا۔ ایک دم سامنے سے گنگولی آگیا۔ دونوں بڑے تپاک سے ملے۔

''کہاں جارہے ہو؟'' گنگولی نے پوچھا۔

''میرٹھ جارہا ہوں، ایک انٹرویو ہے''۔

''کیا ابھی تک بیکار ہو''؟

''جی ہاں ! میں تو بقول ایک دوست کے محکمۂ بیکاری مستقل انسپیکٹر ہوں۔''

''اب بھی کیا امّید ہے کہ سِلیکشن میں آسکو گے، نہ جانے کتنے امیدوار ہوں گے اور ان کے پاس کیسی کیسی سفارشیں ہوگی۔''

''پھر کیا کروں ؟ میں تو ٹکٹ بھی لے چکا ہوں۔''

''اسے پھاڑ ڈالو میرے ساتھ چلو، ایک فرم اسٹارٹ کررہا ہوں۔

تنخواہ فی الحال سو روپئے سے زیادہ نہ ہوگی کاروبار کی ترقی کے ساتھ اضافہ ہوتا رہے گا............ کام گرگیا تو روٹی کپڑا ضرور چلے گا اور اگر دیوالہ نکل گیا تو تم بیکاری سے نیچے تو کہیں نہ جاسکو گے ۔ اِسی حیثیت سے اپنے گھر چلے جانا''۔

منظر سر جھکائے کچھ سوچتا رہا، اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ گنگولی بولا............ ''چپ کیوں ہوگئے ؟ آدمی دس ہزار مل سکتے ہیں۔تمھیں اس لیے لے جانا چاہتا ہوں کہ تم انسان ہو، یقین کرو میں تمہاری ہی تلاش میں آیا تھا''۔

منظر گنگولی کے ساتھ چلا گیا۔ اس نے اینٹوں کا دھندا شروع کیا تھا وہ اینٹیں بنوا کر ٹھیکیداروں کو بیچ دیتا۔ منظر نے دفتر میں کلرک ، اکاؤنٹینٹ ، ٹائپسٹ............ غرض ہر خالی عہدے کا چارج لے لیا............ گنگولی نے دہلی کی ایک کالونی میں ایک ہزار کوارٹر بنانے کا ٹھیکہ لے لیا۔ منظر نے بہت سی ذمہ داریاں سنبھال لیں............ گنگولی کے پانچ روپئے کا بوجھ اس کے سر پر اتنا تھا کہ وہ اس کے فائدے کو ہر وقت نظر میں رکھتا۔ جب یہ کوارٹر تیار ہوگئے تو گنگولی نے پھر اتنے ہی کوارٹر بنانے کا ٹھیکہ لے لیااور منظر کو پانچ سو روپئے مہینے پر منیجر بنایا............ گنگولی کو اس تنخواہ پر منظر سے بہت قابل نوکر مل سکتے تھے............ مگر وہ جانتا تھا دیانت کسی ڈگری سے وابستہ نہیں ہے اور میرے منیجر کو صرف ایماندار ہونے کی ضرورت ہے ، یہی سب سے بڑی قابلیت ہے۔

چھ سال بعد منظر اپنی فرم کے ایک کام سے مدراس جا رہا تھا۔ وہ فرسٹ کلاس میں سفر کر رہا تھا۔ دو ملازم ساتھ تھے اور منظر ایسا محسوس کر رہا تھا جیسے پچھلے سفر کے مناظر اور واقعات اس کے ذہن میں اُبھر رہے تھے........ اور جب وہ اسٹیشن آیا جہاں سے اس نے کیلے خرید کر کھائے تھے تو بے اختیار پلیٹ فارم پر آ کر کھڑا ہو گیا اور دو آنے کے کیلے خرید کر کھانے شروع کر دیئے۔ اس کے دونوں ملازم تعجب کے ساتھ اس کی حرکت کو دیکھتے رہے۔ وہ سوچ رہے تھے، ہر قسم کے پھل یہاں ساتھ ہیں پھر یہاں کیلے کیوں لیے صاحب نے، اور منظر سوچ رہا تھا یہ ساری شان وشوکت بھوک کے اسی دُھندلکے سے پیدا ہوتی ہے جو کیلے کھا کر چائے مانگنے لگی تھی۔ اس کا تصور آج بھی میرے دماغ میں موجود ہے اور اس وقت جب کہ میں دو ہزار روپے مہینہ تنخواہ لے رہا ہوں۔ گنگولی کی انسانیت کے وہ نقش احساس پر موجود ہے بلکہ دل ودماغ پر بھی جس نے مجھے پستی سے نکال، موجودہ بلندی پر پہنچا دیا۔ میں جانتا ہوں بلندی کسی اور کی دین نہیں صرف اپنے کردار کا عطیّہ ہے مگر ماحول کے اثر سے انکار ممکن نہیں اور میری بلندی کا ماحول صرف گنگولی ہے۔ وہ ایک فرد ہو کر بھی پورا سماج ہے۔ صحت مند اور زندہ سماج۔

الفاظ و معنی

بھید راز **نقش** نشاں، چھاپ **عطیہ** بخشش، انعام **اعتماد** بھروسہ

انگریزی الفاظ : **مسٹر** جناب **ریفریش مینٹ روم** کھانے کا کمرہ **سِلیکشن** انتخاب **بریک فاسٹ** ناشتہ

مشق

● **نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب دیجیے :**

1. منظر کا سفر کیسا تھا ؟ اس سفر میں اس کی کیا حالت تھی ؟
2. نوجوان کے ذہن میں کون سا جملہ گونج رہا تھا ؟
3. منظر نے اپنے دوست کے متعلق کیا کہا ؟
4. منظر کہاں جارہا تھا؟ کیوں ؟

خود آموزی

سوال 1. نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیے :

(1) منظر افسردہ اور غمگین کیوں بیٹھا تھا ؟

(2) گنگولی نے مرحوم دوست سے متعلق کیا کہا ؟

(3) منظر کا بھید کیسے کھل گیا ؟

(4) گنگولی نے منظر کو کتنے روپے دیے ؟

(5) پانچ روپے لیتے ہوئے منظر نے گنگولی سے کیا کہا ؟

سوال 2. نیچے دیے گئے سوالوں کے مختصر جواب لکھیے :

(1) گنگولی نے پانچ روپے کا منی آڈر کیوں واپس کردیا ؟

(2) منظر اور گنگولی کی دوسری ملاقات کہاں ہوئی ؟

(3) گنگولی نے منظر کو انٹرویو کے لیے جانے سے کیوں روک دیا ؟

(4) منظر گنگولی کے یہاں کون کون سے عہدے سنبھالنے لگا ؟

(5) گنگولی کے پاس کون سا ٹھیکہ تھا ؟

(6) منظر کی سب سے بڑی قابلیت کیا تھی ؟

(7) دونوں ملازم منظر کو حیرت سے کیوں دیکھنے لگے ؟

سوال 3. نیچے دیے ہوئے جملے سمجھایئے :

(1) ’’گنگولی صرف ایک فرد ہوکر بھی پورا سماج ہے، صحت مند اور زندہ سماج۔‘‘

(2) ’’بلندی کسی اور کی دین نہیں صرف اپنے کردار کا عطیہ ہے۔‘‘

(3) ’’دنیا میں انسان مِلنا ہی تو مشکل ہے۔‘‘

سوال 4. سوچ کر بتایئے :

(1) آپ گنگولی کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟

(2) اگر آپ نے کسی افسردہ انسان کی مدد کی ہو تو اسے مختصر طور پر لکھیے۔

سوال 5. نیچے دیے ہوئے لفظوں کے مترادف الفاظ لکھیے :

(1) غمگین .... (3) دیانت .... (5) ابتداء ....

(2) رائے .... (4) ملازم .... (6) عروج ....

زباندانی

آپ ساتویں جماعت میں مختلف جملوں کے بارے میں معلومات حاصل کر چکے ہیں۔ جملے میں لفظوں کی ایک خاص ترتیب ہوتی ہے۔

- نوجوان اخبار پڑھنے لگا۔

نوجوان۔ فاعل، اخبار۔ مفعول اور پڑھنے لگا فعل۔

گویا جملے میں پہلے فاعل اس کے بعد مفعول اور آخر میں فعل ہوتا ہے۔

فعل تین طرح کے ہوتے ہیں۔ (1) فعل لازم (2) فعل متعدی (3) فعل ناقص

- فعل لازم وہ ہے جس سے کام کا کرنا پایا جائے۔
- متعدی فعل وہ ہے جس کا اثر فاعل سے ہوتا ہوا مفعول تک پہنچے۔
- فعل ناقص وہ ہے جو کسی پر اثر نہ ڈالے بلکہ کسی اثر کو ثابت کرے۔

- **نیچے دیے ہوئے جملے پڑھیے :**

(1) منظر مسکرایا۔

(2) لوگ دیکھ کر چلے گئے۔

(3) حامدہ دوڑی۔

(4) لڑکیاں چلّائیں۔

دیے ہوئے تمام جملوں میں مفعول نہیں ہے۔ اور ہر جملے میں فعل لازم ہے۔

ایسے جملوں میں افعال لازم کا مذکر ومؤنث اور واحد وجمع ہونا فاعل کے اعتبار سے ہوتا ہے۔

جملہ 1 : میں منظر (فاعل) مذکر۔ واحد فعل (مُسکرایا) مذکر۔ واحد

جملہ 2 : میں لوگ (فاعل) مذکر۔ جمع فعل (چلے گئے) مذکر۔ جمع

جملہ 3 : میں حامدہ (فاعل) مؤنث۔ واحد فعل (دوڑی) مؤنث واحد

جملہ 4 : میں لڑکیاں (فاعل) مؤنث جمع فعل (چلّائیں) مؤنث جمع

- **اب ان جملوں کو پڑھیے :**

(1) کیلے خریدے۔

(2) روٹی کھائی۔

(3) اخبار دیکھنے لگا۔

(4) روٹیاں دیں۔

یہ تمام جملے فعل متعدی کے حامل ہیں۔

افعال متعدی کا مذکر ومؤنث اور واحد وجمع ہونا مفعول کے اعتبار سے ہوتا ہے۔

جملہ 1 :	کیلے	(مفعول) مذکر۔ جمع	خریدے (فعل) مذکر جمع
جملہ 2 :	روٹی	(مفعول) مؤنث۔ واحد	کھائی (فعل) مؤنث واحد
جملہ 3 :	اخبار	(مفعول) مذکر واحد	دیکھنے لگا (فعل) مذکر واحد
جملہ 4 :	روٹیاں	(مفعول) مؤنث جمع	دیں (فعل) مؤنث جمع

اردو جمع میں فعل کے استعمال کی ایک صورت ایسی بھی ہے جب وہ نہ تو فاعل کی جنس و تعداد کا پتہ دیتا ہے اور نہ مفعول کی۔ بلکہ دونوں کی جنس و تعداد سے بے نیاز ہوکر مستقل شکل میں آتا ہے۔

مثلاً احمد نے کھانا کھایا

لوگوں نے کھانا کھایا

اردو میں بعض فعل ایسے ہوتے ہیں جو متعدی سے متعدی بنائے جاتے ہیں جیسے کھانا سے کھلانا۔

4

لڑکیوں سے خطاب

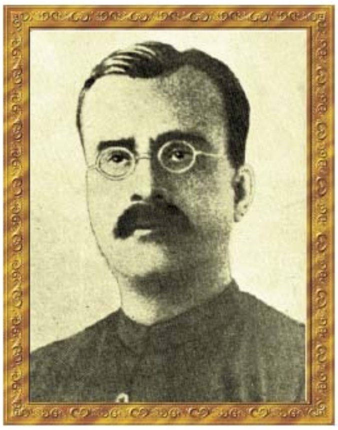

پنڈت برج نارائن چکبستؔ

پیدائش : 1882 وفات : 1926

پنڈت برج نارائن نام اور چکبستؔ لقب تھا۔ 1882ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ وکالت کا پیشہ کرتے تھے، ان کا شمار لکھنؤ کے ممتاز وُکلاءُ میں ہوتا تھا ۔ 1922ء میں فالج کا حملہ ہوااور انتقال کر گئے۔

چکبست، قومی شاعر اور آزادی کے پرستار تھے۔ انہوں نے اپنی نظموں کے ذریعے نوجوانوں کو حب الوطنی اور وطن پرستی کی تلقین کی ہے (پھول مالا، میں چکبست قوم کی لڑکیوں سے مخاطب ہوکر ، انہیں غیرت، عزّت اور شرم وحیا کا سبق دیتے ہیں۔)

روشِ خام پہ مردوں کی نہ جانا ہرگز
داغ، تعلیم میں اپنی نہ لگانا ہرگز

نام رکھّا ہے نمائش کا ترقی و رِفارم
تم اس انداز سے دھوکے میں نہ آنا ہرگز

رنگ ہے جن میں، مگر بُوئے وفا کچھ بھی نہیں
ایسے پھولوں سے نہ گھر اپنا سجانا ہرگز

خود جو کرتے ہیں زمانے کی روش کو بدنام
ساتھ دیتا نہیں ایسوں کا زمانہ ہرگز

خود پرستی کو لقب دیتے ہیں آزادی کا
ایسے اخلاق پہ ایمان نہ لانا ہرگز

تم کو قدرت نے جو بخشا ہے حیا کا زیور
مول اس کا نہیں قاروں کا خزانہ ہرگز

نقد اخلاق کا ہم "نل" کی طرح ہار چکے
تم ہو دمینؔت، یہ دولت نہ لٹانا ہرگز

پوجنے کے لیے مندر جو ہے آزادی کا
اُس کو تفریح کا مرکز نہ بنانا ہرگز

اپنے بچوں کی خبر قوم کے مردوں کو نہیں
یہ ہیں معصوم ، انہیں بھول نہ جانا ہرگز

اُن کی تعلیم کا مکتب ہے تمہارا زانوٗ
پاس مردوں کی نہیں اُن کا ٹھکانا ہرگز

نغمۂ قوم کی لَے جس میں سما ہی نہ سکے
راگ ایسا کوئی اُن کو نہ سِکھانا ہرگز

پرورش قوم کی، دامن میں تمہارے ہوگی
یاد اس فرض کی دِل سے نہ بُھلانا ہرگز

الفاظ و معنی

وِلایت بیرونی ملک (انگریزی ملک) **روش** راستہ **نغمہ** گیت **خام** کچا **رِفارم** انگریزی Reform اصلاح

مشق

- نیچے دیے ہوئے سوالوں کے تین چار جملوں میں جواب دیجیے :

1. شاعر قوم کی لڑکیوں کو مردوں کی روش اختیار کرنے سے کیوں روک رہا ہے ؟
2. بچوں کی تعلیم اور پرورش کے متعلق شاعر کی کیا تلقین ہے ؟
3. قدرت نے لڑکیوں کو کون سا زیور عطا کیا ہے ؟

خود آموزی

سوال 1. ایک جملے میں جواب لکھیے :

(1) لڑکیوں کو کس قسم کے پھولوں سے اپنا گھر سجانا چاہیے ؟

(2) زمانہ کن لوگوں کا ساتھ نہیں دیتا ؟

(3) ہم ''نل'' کی طرح کیا ہار چکے ہیں ؟

(4) شاعر کس مقام کو تفریح کا مرکز بنانے سے روکتا ہے ؟

سوال 2. نیچے دیے ہوئے اشعار سمجھائیے :

(1) تم کو قدرت نے جو بخشا ہے حیا کا زیور
مول اس کا نہیں قاروں کا خزانہ ہرگز

(2) پرورش قوم کی دامن میں تمہارے ہوگی
یاد اس فرض کی دل سے نہ بھلانا ہرگز

سوال 3. نیچے دیے ہوئے لفظوں کے ہم معنی الفاظ نظم میں سے تلاش کر کے لکھیے :

اسکول .... گیت .... گود .... راگ ....

سوال 4. نیچے دیے ہوئے لفظوں کی ضد لکھیے :

وفا .... حیا .... خام .... ایمان ....

سوال 5. نیچے دیے ہوئے محاوروں سے جملے بنائیے :

(1) داغ لگانا۔

(2) خاک میں ملانا۔

سوال 6. الف اور ب کو مناسبت سے جوڑیے :

	الف (واحد)		ب (جمع)
.1	قوم	.1	مشاغل
.2	شاعر	.2	مراکز
.3	نقش	.3	شعراء
.4	مرکز	.4	اوقات
.5	وقت	.5	اقوام
.6	مشغلہ	.6	نقوش

سوال 7. نل اور دمینت کے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔

سوال 8. چکبستؔ کی نظموں کا مطالعہ کیجیے۔

5 سائنس سِٹی کی ملاقات

مؤلفین

آج اسکول میں سائنس کے پیریڈ کا ماحول کچھ عجیب تھا۔ ایک طرف طلبہ میں عجیب طرح کا جوش وجذبہ تھا۔ تو دوسری طرف بچوں کے شوروغل کے باوجود ہماری استانی صاحبہ (جو جماعت میں ضابطہ برقرار رکھنے میں سخت ہیں۔) بالکل خاموش تھیں۔ ہنس رہی تھیں۔ کیوں ؟ شاید اب تک ہم ''سائنس سِٹی میں گذرے ہوئے پُر مُسرّت لمحات بُھلا نہیں پائے تھے۔ ابھی دو روز پہلے ہی ہم سب اسکول سے سائنس سِٹی کی ملاقات کے لیے گئے تھے۔ اور آج ہمیں سائنس کے پیریڈ میں اس تعلیمی سیر کے تاثرات بیان کرنے تھے۔ سب سے پہلے مجھے کہا گیا کہ میں اپنا تجربہ بیان کروں۔

مجھے ڈائری لکھنے کا شوق تو تھا ہی۔ لہٰذا میں نے سائنس سِٹی کی ملاقات کے دوران وہاں جو کچھ دیکھا تھا، محسوس کیا تھا، اپنی ڈائری میں محفوظ کرلیا تھا۔ جسے میں پڑھ کر سنانا چاہتی تھی ۔ ابھی ڈائری کھولی ہی تھی کہ میں اپنے ساتھیوں کے قہقہوں کا شکار ہوگئی۔ شاید میرے ساتھیوں کو میری عمر اور میرے ڈائری لکھنے کے شوق میں کوئی مطابقت نظر نہیں آرہی تھی۔ بہر حال ٹیچر نے بڑی مشکل سے کلاس کے شوروغل پر قابو پایا۔ میری ہمّت بڑھائی اور میں نے اپنے تاثرات بیان کرنے شروع کیے، لیکن یہ بھی سچ ہے کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ گجراتی صرف تجارت کرنا جانتے ہیں یہ سچ ہے کہ گجرات کے لوگ تجارت کے ساتھ ساتھ ہر اس نئے خیال کا خیر مقدم کرتے ہیں جو عوام کی فلاح و بہودی کے لیے ہو۔ چاہے وہ سماجی ہو، ادبی ہو، یا سائنسی۔ سائنس سِٹی کا وجود ہی اس بات کا ثبوت ہے۔

سائنس سِٹی گجرات میں شہر احمدآباد کے سولہ روڈ پر واقع ہے۔ یہ ایک بہت بڑا کیمپس ہے جس میں بہت سے تعلیمی

اور تفریحی شعبے ہیں جنھیں جو بھی دیکھتا ہے عَش عَش کر اٹھتا ہے۔ سائنس سِٹی کا افتتاح ۱۹۶۰ء میں ہوا تھا۔ اس کا رقبہ تقریباً ۱۰ ہیکٹر ہے۔ سائنس سِٹی میں سائنس ہال IMAX 3D سنیما حال نقال سواری(Simulator ride) موسیقی پر رقص کرتے فوارے،(Musical Dancing Fountains) توانائی تعلیمی پارک(Energy Education park) ایل ای۔ڈی۔ اسکرین(L.E.D SCREEN) اور حیاتیاتی پارک(Life Science park) وغیرہ جدید ترین سائنسی ایجادات کے نمونے ہیں، جو سائنس کے طلبا کی توجہ کا مرکز ہیں۔

یہاں سائنس کے ایک وسیع ہال میں سائنس کے کئی ماڈل اور پروجیکٹ رکھے ہوئے ہیں۔ جن میں سیّارے، ستارے، چاند کی شکلیں، اُن کے مدار، کہکشاں کے خوبصورت نمونے خاص طور پر قابل ذکر ہیں اور یہاں کائنات کا جو خوبصورت منظر پیش کیا گیا ہے اُسے جو بھی دیکھتا ہے بے ساختہ واہ واہ پکار اٹھتا ہے۔ یہاں نیل آرم اسٹرانگ، آئنس ٹائن، نیوٹن اور دیگر مشہور ومعروف سائنسدانوں کی ایجادات اور ان کے کارناموں کی تفصیلی معلومات حاصل ہوجاتی ہے۔ اس کے علاوہ کیمیاوی ضابطوں کو سمجھنے اور بذاتِ خود تجربہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ یہاں حصولِ علم کا اتنا اچھا اور آزادانہ ماحول ہے کہ آپ کو کہیں بھی ''اِسے نہ چھوئیں'' Do not touch جیسا بورڈ نظر نہیں آئے گا۔

سائنس سِٹی کی ملاقات لینے والے چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے، جو چیز سب سے زیادہ پسند کرتے ہیں وہ ہے IMAX. 3D سنیما ہال ہے۔ یہ دنیا کا پہلا 3D سنیما ہال ہے۔ جس میں روزانہ سائنسی معلومات فراہم کرنے والی مختلف تعلیمی اور تفریحی فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔ یہ فلمیں ناظرین کے لیے ایک انوکھا تجربہ ثابت ہوتی ہیں۔ انھیں یہاں ایسا محسوس ہوتا ہے گویا وہ خلاء میں اُڑ رہے ہیں اور وسیع کائنات کی سیر کررہے ہیں۔

نقال سواریSimulator Ride بھی سائنس سِٹی کے ملاقاتیوں کے لیے ایک حیرت انگیز اور پُر لطف تجربہ ہے۔ یہ خلائی راکٹ کا ایک ماڈل ہے جس میں بیک وقت 30 افراد بیٹھ سکتے ہیں۔ اس کی سواری کرنے والوں کو رولر کوسٹر Roller Coaster میں بیٹھنے کا احساس ہوتا ہے۔ گویا ہوائی جہاز میں بیٹھے ہوں یا راکٹ سے خلائی سفر کر رہے ہیں۔ اسی وجہ سے رائڈ میں بیٹھنے کو بار بار جی چاہتا ہے۔

توانائی تعلیمی پارک(Energy Education Park) میں ایسے کئی پروجیکٹ پیش کئے گئے ہیں جن سے سائنسی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ اس میں پارک کو بھارتی فلسفے کے مطابق پانچ بنیادی عناصر آگ، ہوا، پانی، مٹی اور خلاء جیسے حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہاں موجود وِنڈ فارم، وِنڈ پمپ، وِنڈ ٹربائن، تیل اور گیس ریفائنری، سولر ہاؤس وغیرہ ہماری معلومات میں اضافہ کرتے ہیں۔

L.E.D SCREEN سائنس سِٹی کے ہرے بھرے میدان کے وسط میں رکھا گیا ہے جس میں سائنسی معلومات اور خبریں مسلسل دکھائی جاتی ہیں۔جنھیں میدان میں بیٹھے ہوئے تمام لوگ دیکھ سکتے ہیں۔

اس سائنس سِٹی میں بچوں کو بھی فراموش نہیں کیا گیا۔ بچوں میں کھیلتے کوُدتے قدرتی ماحول اور جانداروں میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے یہاں 9000 مربع میٹر کے رقبہ میں ایک لائف سائنس پارک(Life Science Park) بنایا جارہا ہے۔ اس پارک میں درختوں اور جانداروں کی انسانی زندگی میں اہمیت ظاہر کرنے پر خاص زور دیا گیا ہے۔

اور ہاں ! سائنس سِٹی کی تعلیمی اور تفریحی سیر میں جو چیز سب سے زیادہ جاذب نظر اور پُرکشش ہے وہ ہے موسیقی پر رقص کرنے والے فوّارے۔ یہ مسدّس نما تقریباً 9000 مربع میٹر کے رقبہ میں بنائے گئے ہیں۔ یہ ایشیا کا سب سے بڑا (Musical Dancing Fountain) مانا جاتا ہے یہ فوّارے صرف تفریح کا سامان ہی نہیں ہیں بلکہ ان کے ذریعے سائنس کے بہت سے اصولوں کو خود سمجھنے اور دیکھنے کا تجربہ حاصل ہوتا ہے۔

سائنس سِٹی صرف احمدآباد ہی نہیں بلکہ پورے گجرات کے لیے ایک قابلِ فخر معلوماتی مرکز ہے۔

الفاظ ومعنی

ڈائری روز نامچہ **وسیع** چوڑا، کشادہ **ونڈ ٹربائن** باد چکر **شعبے** حصہ، شاخ **کہکشاں** ستاروں کا جھرمٹ **ریفائنری** تیل صاف کرنے کا رخانہ **مظہر** ظاہر ہونا **ناظرین** دیکھنے والے (ناظر کی جمع) **سولر ہاؤس** شمسی توانائی کا مرکز **متعدد** بہت ، کئی **ونڈ فارم** ایسا میدان جس میں بہت سے باد چکر لگے ہوں **مسدّس** چھ ضلعوں کی شکل جس کے تمام ضلعے اور زاویے برابر ہوں **فلاح و بہبودی** عوام کی بھلائی

مشق

- **نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب دیجیے :**

1. سائنس سِٹی کہاں واقع ہے ؟
2. سائنس سِٹی کی خاص بات کیا ہے ؟
3. اس پارک کو بھارتی فلسفے کے مطابق کن حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے ؟

خود آموزی

سوال 1. نیچے دیے ہوئے سوالوں کے مختصر جواب لکھیے :

(1) IMAX. 3 D سنیما ہال میں فلم کیسے دیکھی جاتی ہے ؟

(2) Life Science Park میں کس چیز پر خاص زور دیا گیا ہے ؟

(3) سائنس ہال کی خاص بات کیا ہے ؟

(4) نقال سواری Simulator ride میں بیٹھنے والوں کو کیا محسوس ہوتا ہے ؟

سوال 2. اپنے الفاظ میں جواب لکھیے :

(1) ڈائری لکھنے کے کیا فوائد ہیں ؟

(2) سائنس سِٹی کا کون سا شعبہ لوگوں کو سب سے زیادہ پسند آتا ہے ؟

سوال 3. **ہم معنی الفاظ لکھیے :**

رقص ....

توانائی ....

جدید ....

آگ ....

پانی ....

وسط ....

سوال 4. **نیچے لکھیے ہوئے الفاظ کے مجموعے کے لیے ایک لفظ لکھیے :**

(1) کسی کام کو عملی طور پر جاننا ....

(2) کسی جگہ کی لمبائی 'چوڑائی' اور اونچائی ....

(3) اچھی خبر ....

(4) کسی کام کو انجام دینے کی وجہ ....

(5) چھ یکساں ضلعے اور زاویوں والی شکل ....

سوال 5. **نیچے لکھے ہوئے الفاظ کو لغت کی ترتیب میں لکھیے :**

مرتبہ	سائنس	ایشیا
فوّارے	اصول	گجرات

سوال 6. سبق میں استعمال کیے گئے انگریزی الفاظ کی فہرست تیار کیجیے۔

سرگرمیاں

(1) آپ بھی سائنس سِٹی کی ملاقات کیجیے اور اس کا احوال لکھ کر اپنی جماعت میں پیش کیجیے۔

(2) آپ کے شہر میں موجود معلوماتی مراکز کی سیر کرکے احوال لکھیے۔

(3) ہماری زندگی میں استعمال میں آنے والی سائنسی چیزوں اور سائنسی ایجادوں کے نام اس معمّے میں تلاش کیجیے۔

کمپیوٹر   کلوننگ   ٹی۔ وی   روبوٹ   زیروکس   اپولو   مِسائل   راکٹ

ک	ل	و	ن	ن	گ	ٹ
م	م	س	ا	ز	ر	ی
ی	گ	پ	خ	ی	و	و
ز	ب	و	ی	ر	ب	ی
ا	پ	و	ل	و	و	ن
ي	ت	ر	ا	ک	ٹ	ے
ل	و	م	ے	س	ج	ر

اعادہ 1

سوال 1. نیچے دیے ہوئے لفظوں کی صحیح ہجّے لکھیے :

(1) سریف (2) نجام (3) وکت (4) غجل (5) سحت

سوال 2. نیچے دیے ہوئے جملوں میں صفت کے نیچے خط لگایئے اور ان کا استعمال کر کے نیا جملہ بنایئے :

(1) عرفان کے مارکس عمران سے زیادہ نہیں۔
(2) خورشید نے قیمتی انگوٹھی خریدی ہے۔
(3) زاہد کو دو کتابیں انعام میں ملیں۔
(4) سائنس سِٹی میں ہرا بھرا میدان بھی ہے۔
(5) یہ ایشیا کا سب سے بڑا فوارہ ہے۔

سوال 3. لغت کی ترتیب میں لکھیے :

قاضی، سائنس، بچپن، جلوہ، تصویر

سوال 4. نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیے :

(1) 108 نمبر پر فون لگانے سے کون کون سی سہولتیں فراہم ہوتی ہیں ؟
(2) شاعر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کیا کیا قربانی کرنے پر آمادہ ہے ؟
(3) منظر کی سب سے بڑی قابلیت کیا تھی ؟
(4) شاعر قوم کی لڑکیوں کو مَردوں کی روش اختیار کرنے سے کیوں روک رہا ہے ؟
(5) سائنس سِٹی میں کون کون سے اہم شعبے ہیں ؟

سوال 5. انٹرنیٹ سے مصنّفوں اور شاعروں کی تصویریں حاصل کر کے ان کے حالات زندگی لکھیے اور اپنے اسکول میں نمائش لگایئے۔

سوال 6. نیچے دیے ہوئے لفظوں سے جملے بنایئے۔

(1) صبح، منظر، دلکش، (2) باغ، بلبل، چہچہانا
(3) بچپن، یادیں، نقوش (4) حیا، عورت، زیور

سوال 7. ایک سے پانچ اکائیوں میں سے آپ کو کون سی تصنیف پسند آئی؟ کیوں؟ لکھیے۔

6

نوجوان سے

اسرارالحق مجاؔز

پیدائش : 1911 وفات : 1955

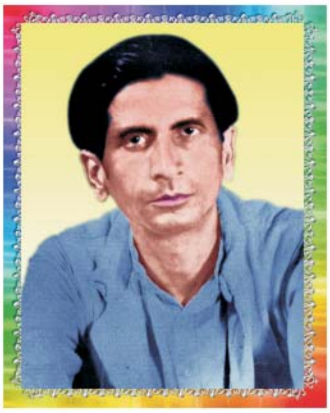

اسرارالحق مجاؔز رُدَوْلی (یوپی) میں پیدا ہوئے تھے۔ علی گڑھ سے بی۔ اے۔ کیا۔ بعض ملازمتیں کیں۔ لیکن کچھ تو اپنی طبیعت سے مجبور ہوکر اور کچھ ادبی اور سیاسی تحریکوں کی وجہ سے ہر پابندی کو ٹھکراتے گئے۔ وہ ترقی پسند شاعر تھے۔ مجاؔز طبعاً رومان پسند تھے۔ لیکن ان کے دور کے سیاسی تقاضوں نے انہیں انقلابی بنادیا اور ان کی شاعری میں ''رومان و انقلاب'' بڑی خوبصورتی سے گھُل مل گئے۔

اِس نظم میں انھوں نے نوجوانوں کو بیداری 'عزم' حوصلے اور انقلاب کا پیغام دیا ہے۔

جلال آتش و برق وسحاب پیدا کر
اجل بھی کانپ اُٹھے وہ شباب پیدا کر

تِرے خرام میں ہے زلزلوں کا راز نہاں
ہر ایک گام پر اک انقلاب پیدا کر

صدائے تیشۂ مزدور ہے ترا نغمہ
تُو سنگ و خِشت سے چنگ ورُباب پیدا کر

بہت لطیف ہے اے دوست تیغ کا بوسہ
یہی ہے جانِ جہاں اس میں آب پیدا کر

ترے قدم پہ نظر آئے محفل انجُم
وہ بانکپن وہ اچُھوتا شَباب پیدا کر

ترا شباب امانت ہے سارِی دنیا کی
تو خار زارِ جہاں میں گلاب پیدا کر

سکون خواب ہے بے دست و پا ضعیفی کا
تو اضطراب ہے خود اضطراب پیدا کر

ترے جلَو میں نئی جنّتیں نئے دوزخ
نئی جزائیں ، انوکھے عذاب پیدا کر

جو ہوسکے ہمیں پامال کرکے آگے بڑھ
نہ ہو سکے تو ہمارا جواب پیدا کر

بہے زمیں پہ جو میرا لہو تو غم مت کر
اِسی زمیں سے مہکتے گلاب پیدا کر

تو انقلاب کی آمد کا انتظار نہ کر
جو ہوسکے تو ابھی انقلاب پیدا کر

الفاظ و معنی

اجل موت **آتش** آگ **خارزار** کانٹوں کا جنگل **شباب** جوانی **تقویٰ** پرہیزگار **انقلاب** تبدیلی **نہاں** چھپا ہوا
اضطراب بے چینی **انجم** ستارے **رُباب** سارنگی جیسا ساز **جلو** صحن، آنگن

مشق

- **نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب دیجیے :**

1. شاعر نے سکون کے سلسلے میں کیا کہا ہے ؟
2. شاعر نوجوان کو کیسا شباب پیدا کرنے کے لیے کہتا ہے ؟
3. شاعر نوجوان کو کس طرح آگے بڑھنے کے لیے کہتا ہے ؟
4. شاعر نوجوان کو ساری دنیا کی امانت کہہ کر اس سے کیا کام لینا چاہتا ہے ؟

خود آموزی

سوال 1. **مختصر جواب لکھیے :**

(1) نوجوان کی چال میں کیا راز چھپا ہوا ہے ؟

(2) شاعر نوجوان کو زمین پر بہنے والے لہو پر افسوس کرنے سے کیوں منع کر رہا ہے ؟

(3) اس نظم میں شاعر نے نوجوانوں کو کیا پیغام دیا ہے ؟

(4) شاعر نوجوان سے اضطراب پیدا کرنے کو کیوں کہتا ہے ؟

سوال 2. **سوچ کر لکھیے :**

(1) ''تیرے قدم پر نظر آئے محفلِ انجم'' اس مصرعہ سے شاعر کی کیا مُراد ہے ؟

(2) آپ اپنے سماج میں کس قسم کا انقلاب چاہتے ہیں ؟

سوال 3. اس نظم کے تمام قافیوں کی ایک فہرست بنائیے۔

سوال 4. قوسین میں دیے ہوئے معنی کی مدد لے کر مثال کے مطابق نئے الفاظ بنائیے :

مثال : نو + جوان = نوجوان

نو + =

نو + =

نو + =

(موسم بسنت، پارسیوں کا تہوار، پکا ہوا میوہ، نیا پودہ)

سوال 5. ضدیں بتائیے :

خار ....

سکون ....

نہاں ....

لطیف ....

زہد ....

جنت ....

سوال 6. لغت میں سے لفظ انقلاب کے معنی تلاش کیجیے اور اس کے پہلے اور بعد میں آنے والے پانچ پانچ الفاظ لکھیے ۔

سوال 7. اس نظم کو زبانی یاد کیجیے۔

سرگرمی

- آپ نے خدمت خلق کی کسی سرگرمی میں حصہ لیا ہو تو اس کا احوال حمد کے پروگرام میں پیش کیجیے۔

زباندانی

نقد اخلاق کا ہم نل کی طرح ہار چکے۔

اوپر لکھا ہوا مصرعہ آپ نے اپنی نظم لڑکیوں سے خطاب میں پڑھا ہے۔

اپنی بات کو موثر بنانے کے لیے شاعر نے اس مصرعے میں تشبیہ سے کام لیا ہے۔

اب ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیے کہ تشبیہ کسے کہتے ہیں۔

جب کسی شخص یا چیز کو کسی بات یا خوبی کے سبب یا کسی دوسرے شخص یا چیز کے مانند بتایا جائے اسے تشبیہ کہتے ہیں۔

تشبیہ میں چار باتیں ہوتی ہیں۔

(الف) مشبّہ : وہ چیز جس کو تشبیہ دی جائے۔

اس مصرعے میں 'ہم' (مراد قوم کے مرد) کو تشبیہ دی گئی ہے لہذا ہم مشبّہ ہے۔

(ب) مشبّہ بہ : وہ چیز جس سے تشبیہ دی جائے۔

اس مصرعے میں 'نل' (جو ایک شہزادہ ہے) سے تشبیہ دی گئی ہے لہذا نل مشبّہ بہ ہے۔

(ج) حرف تشبیہ : وہ حرف جس کے ذریعہ تشبیہ دی جائے اس مصرعہ میں 'طرح' حرف تشبیہ ہے۔

(د) وجہ مشبّہ : وہ وصف جس کے لیے تشبیہ دی جائے۔

نقد اخلاق کا ہار جانا وصف ہے۔

مصرعے کے معنی ہوتے ہیں نل جو ایک شہزادہ تھا نقد اخلاق ہار چکا تھا۔ ٹھیک اسی طرح ہماری قوم کے مرد بھی اخلاق کی دولت ہار چکے ہیں۔

7

قاضی جی

شوکت تھانوی

پیدائش : 1904 وفات : 1963

نام محمد عمر، تھانہ بھون ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوئے۔ طنز و مزاح کی دنیا میں بڑا نام پایا۔ افسانے، ناول اور ڈرامے لکھّے۔ ریڈیو کی ملازمت کے دوران کئی کامیاب ریڈیائی ڈرامے اور فیچر لکھّے۔ لفظوں کے اُلٹ پھیر اور مزحکہ خیز واقعات سے مزاح پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

شوکت تھانوی کی زبان نہایت صاف اور سلجھی ہوئی ہے۔ موج تبسّم، سیلاب تبسّم، طوفان تبسّم، کارٹون اور سسرال وغیرہ ان کی مشہور کتابیں ہیں۔

(قاضی جی خرّاٹے لے کر سو رہے ہیں۔ بیوی ان کو چائے کے لیے اٹھا رہی ہے)

بیوی : ''نیند نہ ہوئی مؤئی آفت ہوگئی۔ دن چڑھ آیا۔ ناشتہ پڑا بھنک رہا ہے۔ چائے مؤئی ٹھنڈی ہوکر رہ گئی۔ اے میں نے کہا سنتے ہیں آپ۔''

قاضی جی : '' (انگڑائی لیتے ہوئے) اُونہہ ۔ہونہہ۔ بھئی لاحول ولا قوۃ۔''

بیوی : ''نہ اللہ کا نام نہ محمد کا کلمہ۔ صبح صبح لاحول پڑھتے ہوئے اٹھے ہیں۔ میں نے کہا ذرا دیکھو تو کتنا دن چڑھ گیا۔''

قاضی جی : ’’چڑھ آیا تو چڑھ آنے دو۔ میں کیا کروں۔ رات کو سویا بھی تو دو بجے تھا۔ کیسا عمدہ خواب دیکھ رہا تھا گویا چھٹن خاں پر پیدل کی شہ پڑی۔ تو ان کے بادشاہ نے اپنا تخت چھوڑ کر مجھ سے کہا کہ قاضی جی آج سے میں آپ کا غلام ہوں آپ تخت پر جلوس فرمائیں۔ ایک دم سے گویا شطرنج کی بساط دربار کا بڑا سا دیوان عام بن گئی اور میں گویا شاہی لباس میں تخت کی طرف بڑھ رہا تھا کہ تم نے خواہ مخواہ جگا دیا...‘‘

بیوی : ’’وہی مثل کہ بلّی کو خواب میں بھی چھیچھڑے دکھائی دیتے ہیں ۔ ساری رات موئی شطرنج کھیل کر سوئے وہی نگوڑ ماری خواب میں بھی دیکھی۔‘‘

زبیدہ : ’’اچھا اب اُٹھ کر منھ ہاتھ دھو لیجیے چائے واقعی غارت ہوکر رہ گئی۔ آپ کا تو نہ کوئی سونے کا وقت ہے نہ جاگنے کا۔‘‘

قاضی جی : ’’آپ لوگوں کا بس چلے تو میرے گلے میں ایک گھڑے باندھ کر لٹکادیں کہ لو برخوردار اب اس کی سوئیوں کے اشارے پر ناچتے رہو، گھر نہ ہوا جیل خانہ ہوگیا جہاں قیدیوں کے لیے سونے جاگنے ، کھانے پینے کے بگل اور گھنٹے بجا کرتے ہیں۔ نہ اپنی خوشی کوئی سو سکتا ہے۔ نہ اپنی خوشی جاگ سکتا ہے۔ میں کہتا ہوں آخر مجھ نامراد اوپر یہ روز بروز نئی نئی پابندیاں کیوں لگتی چلی جارہی ہیں۔‘‘

بیوی : ’’پابندیاں کوئی بھی نہیں لگ رہی ہیں البتہ دل یہ ضرور چاہتا ہے کہ ہر کام کا ایک وقت مقرر ہوجائے تو خود اپنی زندگی بھی باقاعدہ ہوجائے۔ نوکروں کو آرام ملے اور ہر کام بھی اپنے وقت پر ڈھنگ سے پورا ہوجائے۔‘‘

قاضی جی : ’’سبحان اللہ اب گویا اس باقاعدگی اور اس ڈھنگ کے لیے ہم اپنے گھر میں بھی وہی رنگروٹوں کی چھاؤنی والی حرکتیں شروع کردیں کہ صبح ہوئی اور کوئک مارچ۔ شام ہوئی اور اٹینشن۔ اے صاحب ہم رئیس ابنِ رئیس۔ آپ کیا سمجھ سکتی ہیں ہماری مزاجی کیفیت کو۔ یہ تو وقت کی بات ہے کہ آپ اپنی اس کرخت آواز کے ساتھ یوں بدتمیزی سے جگاتی ہیں اور ہم جاگ اٹھتے ہیں ورنہ ہمارے بزرگوں کے سرہانے نہایت خوشگوار گانے والیاں جب تک بھیرویں کی ایک آدھ چیز نہ گا لیتی تھیں اس وقت تک ان کی آنکھ ہی نہ کھلتی تھی۔‘‘

زبیدہ : ’’اسی زمانے کا بھگتان تو اب بھگت رہے ہیں بھائی جان ! مگر وہ زمانہ اُن ہی بزرگوں کے ساتھ چلا گیا اور ہم کو تو وہ وقت یاد ہے جس کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ اب اگر ہم نے اپنے کو وقت کے سانچے میں نہ ڈھالا تو وقت ہم کو چھوڑ کر گزر جائے گا اور ہم وقت سے بہت پیچھے رہ جائیں گے۔‘‘

قاضی جی : ’’الامان والاحفیظ۔ معلوم ہوتا ہے جیسے کسی بہت ہی مشکل کتاب نے خود بخود بولنا شروع کردیا ہے۔ قسم لے لیجیے جو ایک بات بھی سمجھ میں آئی ہو۔ میں تو حیران ہوں کہ یہ باتیں گھر کی بیٹھنے والی عورتیں سیکھتی کہاں ہیں یعنی میں مرد ہوکر ٹاپتا رہ جاتا ہوں جب تم لوگ قینچی کی طرح زبان چلاتی ہو۔ نیند کا خمار الگ ہے اور ذکر ہے ان چیزوں کا جو میرے باپ دادا نے بھی نہ سنی ہوں۔ کیوں صاحب یہ وقت کا سانچہ کیا بلا ہے۔ جس میں مجھ غریب کو ڈھالنے کی ترکیبیں ہورہی ہیں۔‘‘

بیوی : ''دنیا جہان میں ہر بات کا ایک وقت مقرر ہے مگر اس گھر کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے۔ بھلا بتاؤ اس وقت تک جب چائے کا بکھیڑا پھیلا رہے گا تو کھانے کا کون سا وقت آئے گا۔''

قاضی جی : ''صاحب باوا آدم نرالا ہو یا اماں حوّا نرالی ہوں، مگر مجھ سے تو یہ ناممکن ہے کہ میں اپنی مرضی چھوڑ کر اس دن رات ٹکٹکانے والی گھڑی کا غلام بن کر بیٹھ رہوں۔ گھڑی ہم سے ہے ہم گھڑی سے نہیں ہیں۔ تُف ہے اس زندگی پر کہ اشرف المخلوقات ہوتے ہوئے اس گھڑی کے اشارے پر ناچنا شروع کردیں۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ در اصل جس کے پاس گھڑی نہ ہو نیند اس کی ہے ، دماغ اس کا ہے راتیں اس کی ہیں۔ تیری زلفیں۔۔۔مگر زلفیں کہاں یعنی مجھ سے تیل منگا کر محض طاق پر رکھ دیا یا کبھی لگاتی بھی ہو۔

زبیدہ : ''سچ مچ تماشے کی باتیں کرتے ہیں آپ بھائی جان۔ کہاں سے کہاں پہنچ جاتے ہیں آپ بھی۔''

قاضی جی : ''اس سلسلہ میں توکل سے پوچھنا چاہتا تھا۔ چھٹن خان کی بیوی کے بالوں کا تو یہ حال تھا کہ گویا تیرتھ یا ترا سے فارغ ہوکر صفا چٹ بنی بیٹھی ہیں مگر اس تیل سے یکا یک پھر بال اُگ آئے اور اب اگر موباف باندھ لیں تو بالکل چوٹی نظر آتی ہے دور سے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ بڑا مفید ہے یہ تیل۔''

بیوی : ''تیل گیا چولہے میں۔ چائے بھی اب پی جائے گی یا اُٹھوا دوں۔''

قاضی جی : ''لیجیے صاحب تیل گیا چولہے میں اور بھڑک اٹھیں جناب۔ زبیدہ سن رہی ہو میرا انداز گفتگو۔ کبھی کبھی انداز آجاتا ہے ابّا جان والا۔ وہ بھی بات سے بات پیدا کرنے میں اپنا جواب نہ رکھتے تھے آج اگر زندہ ہوتے تو یہ بات سن کر کس قدر خوش ہوتے۔ اب کون ہے اس اندازِ گفتگو کا قدردان۔''

زبیدہ : ''میری رائے میں آپ چائے پیتے جائیے اور باتیں کرتے جائیے۔''

بیوی : ''نہیں اب میں کل سے یہ کروں گی کہ چائے کا جو وقت ٹالے اس کی چائے غائب۔ کھانے کے وقت پر سب کو دسترخوان پر ہونا چاہیے۔ واہ اچھا تماشہ ہے کہ کسی بات کا کوئی وقت ہی نہ ہو۔''

قاضی جی : ''مثلاً یعنی میرا مطلب یہ ہے کہ چائے کا کیا وقت مقرر ہوگا۔''

بیوی : ''وہی جو مقرر ہے، صبح سات بجے۔''

قاضی جی : ''سات بجے ؟ یعنی اس قدر علی الصبح ۔ ارے بھئی سات بجے صبح تو گویا ایک قسم کی آدھی رات ہوتی ہے۔ اب اس قدر بھی ظلم نہ کرو۔ ٹھہرو میں بتاتا ہوں پروگرام۔ زبیدہ ذرا کاغذ اور قلم لاؤ ۔ تمہاری یہی خوشی ہے تو یہی سہی۔''

زبیدہ : ''اب ناشتہ کرکے بنا لیجیے گا پروگرام۔''

قاضی جی : ''ٹھہریئے صاحب، ناشتہ تو ہوا ہی کرتا ہے مگر واقعی یہ نہایت مہمل بات ہے کہ ہم لوگوں کے کسی کام کا کوئی وقت ہی مقرر نہیں ہے۔ اسی وجہ سے یہ تمام تباہیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ وقت کی قدر کرنا جانتے ہی نہیں ہم لوگ۔ سونے کے وقت جاگتے، جاگنے کے وقت سوتے ہیں۔ ہاں ٹھیک ہے لاؤ یہ کاغذ ، اچھا تو گویا صبح سے لے کر رات تک کا

پروگرام بن جائے۔ چلیے چھٹّی ہوئی۔ اس نقشے میں ہونا چاہئیں دو خانے یعنی وقت کا ایک خانہ اور دوسرا خانہ کام کا۔ اے یہ لیجیے۔ نو بجے صبح۔ بیداری۔"

بیوی : "لو اور سنو۔ نو بجے سو کر اٹھا جائے گا۔"

قاضی جی : "صاحب اس سے پہلے اٹھنے کی میرے نزدیک تو کوئی ضرورت ہے نہیں۔ اب یہ دیکھیے کہ اس وقت ساڑھے نو بجے ہیں مگر آنکھوں میں نیند اس قدر موجود ہے کہ جتنا سویا ہوں ابھی اتنا ہی اور سو سکتا ہوں ۔ دوسرے جاڑے میں تو یہ نو کمبخت بجتے ہیں تقریباً رات کے چار بجے۔ بہر حال بیداری نو بجے۔ نو بجے سے دس بجے تک ضروریات سے فراغت دیں۔ دس بجے سے ساڑھے دس بجے تک ناشتہ۔ ساڑھے دس سے گیارہ بجے تک حقہ نوشی اور اخبار بینی۔ گیارہ بجے تک خطوط کے جواب لکھنا۔ بارہ بجے کھانا۔ساڑھے بارہ بجے سے ایک بجے تک حقہ اور پان وغیرہ اور دلچسپ گفتگو۔ ایک بجے سے چار بجے تک قیلولہ۔

زبیدہ : "مطلب یہ کہ بس کھانا پینا سو رہنا۔ نہ نماز نہ کوئی ملکی قومی کام نہ دنیا کا کوئی اور دھندا۔"

قاضی جی : "نماز تو واقعی رہ گئی تھی۔ رہ گئے یہ ملکی قومی کام وہ تو میرے متعلق ہیں۔"

بیوی : "خیر میں یہ شیخ چلّیوں کی سی باتیں تو جانتی نہیں۔کل سے تمھیں وقت پر اٹھنا پڑے گا اور اب میرے گھر میں ہر کام اپنے وقت پر ہوگا۔ یہ اندھی نگری چوپٹ راج مجھے پسند نہیں۔"

قاضی جی : "تو مجھے کب پسند ہے۔کل سے اگر میں صبح نو بجے نہ اٹھوں تو پانی ڈال دیا کرو میرے منھ پر۔ اسی طرح کچھ دنوں میں عادت پڑ جائے گی۔ بلکہ آج میں صبح نو بجے کے الارم لگا کر سونے کے لیے لیٹوں گا۔"

زبیدہ : "نو بجے نہیں صبح چھ بجے تا کہ سات بجے چائے سے چھٹّی ہو جائے۔"

قاضی جی : "بجا ارشاد ! اگر اسی طرح چھ بجے آپ اٹھاتی رہیں مجھ کو تو چائے کیا معنی مجھ ہی سے چھٹّی ہوجائے گی چند دنوں میں۔ غالبًا آپ کو یہ معلوم ہی نہیں کہ سونا صحت کے لیے کتنا ضروری ہے اور اگر نیند پوری نہ ہو تو انسان کی تندرستی کا کیا حال ہوتا ہے۔"

بیوی : "ذرا صبح اٹھنے کی عادت ڈال کر دیکھو کہ صحت کیسی ہوجاتی ہے۔ صبح اٹھ کر اگر تھوڑی دیر تازہ ہوا میں گھوم آیا کرو، ایک آدھ میل، پھر دیکھو۔"

قاضی جی : "کیا مطلب ؟ یعنی صبح چھ بجے۔ اس وقت تو گھوڑے بھی سو کر نہیں اٹھتے۔ مجھ کو تانگہ کہاں سے مل جائے گا ایک آدھ گھومنے کے لیے اور فرض کر لیجیے کہ مل بھی گئی کوئی سواری تو دیکھنے والے کیا سمجھیں گے کہ یہ احمق اس وقت کہاں مارا مارا پھر رہا ہے ؟ جو دیکھے گا یہی کہے گا بیوی نے قاضی جی کو گھر سے نکال دیا ہے۔"

زبیدہ : "ذرا کسی دن نکل کر تو دیکھیے کہ صبح کتنے لوگ چہل قدمی کو نکلتے ہیں۔"

قاضی جی : ''اجی مجھے معلوم ہے، یہ سب وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے تعلقات گھر والوں سے بڑے کشیدہ ہوتے ہیں اور اگر یہ بات نہیں تو بے چارے ریلوے وغیرہ میں نوکر ہوتے ہیں۔ مگر مجھ سے آپ یہ امید ہرگز نہ رکھیے گا کہ میں کچی نیند میں بستر چھوڑ سڑک پر اونگھتے پہنچ جاؤں گا۔ اکثر کتابوں میں پڑھا ہے کہ صبح کو جب سورج نکلتا ہے تو بڑا خوشگور منظر ہوتا ہے ہمیشہ ارادہ کیا کہ لاؤ بھئی ہم بھی دیکھ لیں ایک مرتبہ، مگر سورج نکلتا کچھ ایسے نامناسب وقت ہے کہ آج تک یہ منظر دیکھنے کا اتفاق نہ ہو سکا۔''

بیوی : ''بھلا بتاؤ یہ تو حال ہے ان کا۔ ان سے کیا امید ہوسکتی ہے کہ یہ وقت کی پابندی کرسکیں گے۔''

زبیدہ : ''وجہ یہ ہے بھائی جان کہ آپ نے اپنے وقت کی تقسیم ہی کچھ بے تکی کر رکھی ہے۔ رات کو اگر آپ اتنی دیر سے نہ سوئیں تو صبح جلد اٹھ سکتے ہیں۔''

قاضی جی : ''آپ کا مطلب یہ ہے کہ میں سرِ شام سو جایا کروں بچوں کی طرح۔ وہی مثل کہ چراغ میں بتی پڑی اور بنّو پلنگ چڑھی۔ میں اِس قسم کی نا معقول بنّو ہرگز نہیں ہوسکتا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ میں اُس دادا کا پوتا ہوں جن کا دربار ہمیشہ رات کو گرم ہوتا تھا۔ نو بجے رات سے احباب نے آنا شروع کیا، اور تین چار بجے تک محفل گرم رہی۔ عموماً دو ڈھائی بجے دسترخوان بچھا کرتا تھا۔ پھر دن کو ایک سنّاٹا رہتا تھا۔ کیا مجال کہ پرندہ پر مار جائے۔ ایک دو بجے دن کو بیدار ہوتے تھے مرحوم ومغفور۔''

بیوی : ''جیسے بڑی تعریف کی بات تھی یہ اور فخر اس طرح کرتے ہیں جیسے لوگ بزرگوں کی عبادت گزاریوں پر فخر کرتے ہیں۔''

زبیدہ : ''میں تو یہ کہتی ہوں کہ وقت کی پابندی کے ساتھ اگر تفریح بھی ہوجائے تو وہ بھی مفید ہی ہوتی ہے۔''

قاضی جی : ''تو کیا وہ لوگ وقت کی پابندی نہیں کرتے تھے۔ یعنی ان کا وقت بندھا ہوا تھا کہ رات کو تین بجے سونا۔ دن کو ایک بجے اٹھنا۔ مگر میں تو یہ کہتا ہوں کہ یوں تو سب آزادی، آزادی کا ڈھونگ رچا کرتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ انسان مِنٹوں اور سیکنڈوں کا غلام بن کر رہ جائے۔ ارے صاحب ہونا تو یہ چاہیے کہ اپنی نیند ہے جب آئی سو گئے۔ جب آنکھ کھلی اٹھ بیٹھے۔ اپنا پیٹ ہے جب جی چاہا کھا لیا۔ جب جی چاہا پی لیا۔ ان امور میں گھڑی سے مشورہ لینے کی آخر کیا ضرورت ہے۔''

بیوی : ''ان بے اصولیوں اور بے پروائیوں اور بے ڈھنگے پن کا وقت گزر گیا۔ ہم کو ایک ذمّہ دار قوم کی حیثیت حاصل ہے اور ہم کو اسی طرح اپنی زندگی کو باقاعدہ بنانا ہے جس طرح ذمّہ دار قوم کے لوگوں کی زندگی باقاعدہ ہوتی ہے۔''

قاضی جی : ''قوم.......... یعنی قوم سے کیا مطلب ؟ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ قوم کے معاملہ میں آج تک ہم نے کسی سے خم نہیں کھایا۔ قضیانہ اپنی قوم کے معاملہ میں ہمیشہ سے کھرا ہے۔ اگر آپ کا مطلب یہ ہے کہ ہم گویا آپ کی توجہ سے پہلے کچھ بدقومے تھے تو یہ محض آپ کا خیال ہے اور خیال بھی وہ جو بالکل خام ہے۔ قوم کا تو ہمارے یہاں اتنا خیال رکھا گیا کہ دادا جان کسی ایسے شخص سے شطرنج تک نہ کھیلتے تھے جو حَسَب نَسَب سے درست نہ ہو ۔ سینکڑوں لڑکیاں کنواری مر گئیں مگر مخمل میں ٹاٹ کا پیوند نہ لگا۔ اب اللہ کی شان کہ آپ ہماری قوم کو باقاعدہ بنانے چلی ہیں۔''

زبیدہ : ''بھائی جان بات تو سمجھا کیجیے۔ ان کا مطلب ہے مِلّت سے۔ آزادی کے بعد دنیا کی تمام قوموں کی ہم پر نظر ہے۔ ہم ایک امتحانی دور سے گزر رہے ہیں۔ پرکھنے والے ہم کو پرکھ رہے ہیں۔''

قاضی جی : ''آزادی ہو یا غلامی۔''

زبیدہ : ''انگریزوں کی غلامی سے آزادی۔''

قاضی جی : ''اجی متو، مجھ نا سمجھ، نا معقول، ناہنجار کو آپ آخر سمجھاتی ہی کیوں ہیں۔ اچھی خاصی باتیں ہورہی تھیں کہ آزادی کا قِصّہ لے بیٹھیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ آخر آزادی کا یہاں ذکر ہی کون سا تھا۔ سوال تھا چائے کے ٹھنڈے ہونے کا اور میں یہ کہہ رہا تھا کہ چائے پر نیند بہر حال قربان نہیں ہوسکتی۔ تو صاحب وہاں چھیڑ دیا گیا آزادی کا قصہ تا کہ مجھ بد نصیب کو یہ چائے بھی میسّر نہ آئے۔ میں خون پانی ایک کر کے رہ جاؤں۔ نیند کی نیند غارت کی چائے الگ دو کوڑی کی ہوکر رہ گئی۔ اب سب کے کلیجہ میں ٹھنڈک پڑگئی ہوگی۔ ہٹاؤ یہ چائے یہاں سے ۔ باز آیا میں اس چائے سے کبھی جو اب پیوں۔''

الفاظ ومعنی

دیوان عام عام دربار **کوئک مارچ** آگے بڑھو **برخوردار** بیٹا **اٹینشن** ہوشیار **رئیس** سردار، امیر **رنگروٹ** نیا سپاہی **کشیدہ** کھنچا ہوا، رنجیدہ **احباب** دوست (حبیب کی جمع) **موباف** کپڑے کی پٹی جس سے بال باندھے جاتے ہیں **خمار** نشہ **اشرف المخلوقات** ساری مخلوق سے بزرگ تر یعنی انسان **سانچہ** لکڑی یا لوہے کا ڈھانچہ **نامعقول** بیوقوف **ناہنجار** نالائق **قضیانہ** لڑائی جھگڑا **مہمل** بے کار، بے معنی **خام** کچّا **حسب نسب** خاندانی سلسلہ

محاورے

بلّی کے خواب میں چھیچھڑے	-	اپنے مطلب کا ہی سوچنا
ٹاپتے رہ جانا	-	کچھ سمجھ میں نہ آنا
قینچی کی طرح زبان چلانا	-	بہت زیادہ بولنا
باوا آدم نرالا ہونا	-	سب سے الگ ڈھنگ کا ہونا
خم نہ کھانا	-	کسی سے ہار نہ ماننا
مخمل میں ٹاٹ کا پیوند	-	بے جوڑ ہونا
خون پانی ایک کرنا	-	بہت محنت کرنا
کلیجہ میں ٹھنڈک پڑنا	-	راحت ملنا
شیخ چلی کی سی باتیں کرنا	-	بے بنیادی باتیں کرنا

کہاوت

چراغ میں بتّی پڑی اور بنّو پلنگ چڑھی - شام ہوتے ہی سوجانا

مشق

- نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب دیجیے :

1. قاضی جی کی بیوی کس بات پر اصرار کر رہی تھیں ؟
2. قاضی جی نے کیا خواب دیکھا ؟
3. قاضی جی نے گھر کو جیل خانہ کیوں کہا ہے ؟
4. قاضی جی نے صبح سے شام تک کیا پروگرام بنایا ؟
5. صبح چھ بجے نہ اٹھنے کے لیے قاضی جی نے کیا کیا بہانے بنائے ؟

خود آموزی

سوال 1. مختصر جواب لکھیے :

(1) اس ڈرامے میں کس بات پر بحث کی گئی ہے ؟

(2) قاضی جی نے تیل کے کیا فائدے بتائے ہیں ؟

(3) قاضی جی نے چہل قدمی سے بچنے کے کون کون سے فائدے بتائے ہیں ؟

(4) قاضی جی کے بزرگ وقت کی پابندی کس طرح کرتے تھے ؟

(5) قاضی جی کو گھڑی کا غلام بننا کیوں پسند نہیں تھا ؟

(6) قاضی جی کے نزدیک نو بجے سے پہلے اٹھنے کی کوئی ضرورت کیوں نہیں ہے ؟

سوال 2. نیچے دئے ہوئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے :

(1) قینچی کی طرح زبان چلانا۔

(2) باوا آدم نرالا ہونا۔

(3) مخمل میں ٹاٹ کا پیوند لگانا۔

(4) کلیجے میں ٹھنڈک پڑنا۔

(5) خون پانی ایک کرنا۔

سوال 3. اس ڈرامے میں سے آپ کی پسند کے تین مکالمے لکھیے اور بتایئے کہ وہ آپ کو کیوں پسند ہیں ؟

سوال 4. اس ڈرامے کا کون سا کردار آپ کو اچھا لگا اور کیوں ؟

سوال 5. اس ڈرامے کو اپنی جماعت میں پیش کیجیے۔

سوال 6. **مندرجہ ذیل الفاظ کو باآواز بلند پڑھیے :**

لاحول ولا قوۃ	سبحان اللہ
الامان والحفیظ	اشرف المخلوقات
کوئک مارچ	علی الصبح
اٹینشن	اندھیر نگری چوپٹ راج

سرگرمیاں

- اپنے اسکول کے کتب خانے سے ایسے ہی دوسرے ڈرامے تلاش کر کے پڑھیے۔

(1) خود ہی اپنی زندگی باقاعدہ ہوجائے۔

اوپر دیے ہوئے جملے میں خط کشیدہ لفظ کی ترکیب پر غور کیجیے۔

با + قاعدہ = باقاعدہ -

'قاعدہ لفظ کے آگے ایک اور حرف 'با' بڑھا کر نیا لفظ بنایا گیا ہے۔

با کے معنی ہوتے ہیں 'ساتھ' یا 'والا'

اب آپ اسی طرح کے نئے الفاظ بنایئے اور معنی لکھیے۔

(2) **حصۂ ''الف'' میں دی ہوئی لفظوں کی جوڑیوں میں ہر جوڑی کے لفظوں میں جو مناسبت ہے اُسے سمجھیے اور حصۂ ''ب'' میں دیے ہوئے لفظوں کی جوڑیاں بنایئے :**

	''الف''	''ب''	
.1	شریف - رذیل	مشکل	....
.2	حبیب - احباب	عام	....
.3	الامان - والحفیظ	لاحول	....
.4	بادشاہ - دربار	عدالت	....
.5	شاعری - مشاعرہ	اسٹیج	....

زباندانی

(الف) نقد اخلاق کا ہم قل کی طرح ہار چکے   تم ہو دمینت یہ دولت نہ لٹانا ہرگز

نظم ''لڑکیوں سے خطاب'' میں آپ یہ شعر پڑھ چکے ہیں اور اس بات سے بھی واقف ہو چکے ہیں کہ تشبیہ کسے کہتے ہیں۔

اب دوسرے مصرعے کے خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے۔

''تم ہو دمینت''

یہاں ''تم'' سے مراد قوم کی لڑکیاں ہیں۔

اور دمینت ایک خوبصورت شہزادی کا نام ہے جو نل سے محبت کرتی تھی۔

دوسرے مصرعے میں شاعر نے پہلے مصرعے کی طرح مثال نہیں دی۔

یوں نہیں کہا کہ تم دمینت کی طرح ہو۔ اگر ایسا کہا ہوتا تو یہ تشبیہہ ہوئی۔ شاعر نے یہاں لڑکیوں کو دمینت ہی فرض کرلیا ہے اور کہا ہے کہ ''تم دمینت ہو''

جب کسی کلام میں مثال کے بجائے کسی ایک چیز کو دوسری چیز ٹھہرالیا جائے اُسے استعارہ کہتے ہیں۔

تشبیہ میں مشبہّ کو مشبہّ بہ جیسا بتایا جاتا ہے۔ جب کہ استعارہ میں مشبہّ کو مشبہّ بہ ٹھہرالیا جاتا ہے۔

(ب) اب آپ نظم ''نوجوان سے'' کے ایک مصرعے کے خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے۔

تو سنگ وخشت سے چنگ و رُباب پیدا کر

یہاں سنگ وخشت کے معنی مجازی ہیں حقیقی نہیں

مجازی معنی سے مراد وہ معنی ہیں جو لغوی نہ ہوں بلکہ عبارت کے سیاق وسباق سے اخذ کیے گئے ہوں۔

اس مصرعے میں ضروریات زندگی کی معمولی اور بے وقعت چیزوں کا استعارہ سنگ وخشت سے کیا گیا ہے۔

یہاں سنگ وخشت کے لغوی معنی اینٹ اور پتھر کے نہیں بلکہ شاعر نے اس مصرعے میں مشبہ کو بعینہ مشبہ بہ قرار دیا ہے لہذا یہ استعارہ ہے۔

جلوۂ سحر

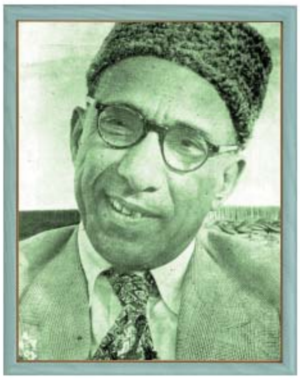

حفیظؔ جالندھری

پیدائش : 1900   وفات : 1982

حفیظ جالندھری اردو کے ممتاز شاعر ہیں۔ حفیظ 1900ء میں جالندھر میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے شعروسخن کا شوق تھا۔ 'نغمۂ زار'، 'سوزوساز' ان کی نظموں کے مجموعے ہیں، حفیظ کا مشہور کارنامہ 'شاہنامہ اسلام' ہے۔ حفیظ کے گیت رواں اور سبک الفاظ میں ہیں۔ انھوں نے مناظر قدرت اور وطن سے متعلق کئی دلکش نظمیں لکھی ہیں۔ نظم 'جلوۂ سحر' میں انھوں نے صبح کا حسین منظر پیش کرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو حرکت وعمل کی دعوت بھی دی ہے۔

تمام ملکِ ہست پر
بلند اور پست پر

قلم روِ حیات پر تمام کائنات پر
سکوت حکمران ہے حیات بے نشان ہے
وہ جوشِ زندگی نہیں ہنسی نہیں خوشی نہیں

تمام ملکِ ہست پر
بلند اور پست پر
یکایک ایک نور کا
غبار شرق سے اٹھا

جو رفتہ رفتہ بڑھ گیا اور آسماں پہ چھا گیا
یکایک ایک تازگی یکایک ایک روشنی
نگاہِ جاں میں آگئی حیات میں سما گئی

یکایک ایک نور کا
غبار شرق سے اٹھا
چلا ستارۂ سحر
سُنا کے صبح کی خبر

زمیں پہ نور چھا گیا فلک پہ رنگ آ گیا
ستارے زرد ہوچکے چراغ سرد ہوچکے
وہ ٹمٹما کے رہ گئے یہ جھلملا کے رہ گئے

چلا ستارۂ سحر
سنا کے صبح کی خبر
عبادتوں کے در کھلے
سعادتوں کے گھر کھلے

درِ قبول وا ہوا دعا کا وقت آ گیا
صنم کدہ بھی کھُل گیا بپا ہے شور سنکھ کا
اُٹھو پُجاریو اُٹھو! چلو نمازیو چلو!

عبادتوں کے در کھلے
سعادتوں کے گھر کھلے
کسان اُٹھ کھڑے ہوئے
مویشیوں کو لے چلے

یہ سرد شبنمی ہوا یہ فرش سبز گھاس کا
یہ صحت آفریں سماں یہ دل فریب آسماں
کہاں ہیں شہر کے مکیں وہ بے نصیب اٹھے نہیں

کسان اٹھ کھڑے ہوئے
مویشیوں کو لے چلے
نسیم سر سرا گئی
چمن میں گُل کھلا گئی

کلی کو گُدگُدا گئی تو پھول کو ہنسا گئی
پڑی جو مہر کی نظر تو اوس بن گئی گُہر
گُلوں کی نکہتیں اُٹھیں ہوا کے دوش پر چلیں

نسیم سر سرا گئی
چمن میں گل کھلا گئی
پرند نغمہ ریز ہیں
ہوائیں عطر بیز ہیں

ہے طائروں کی راگنی فضاؤں میں بسی ہوئی
ترنم ہزار سے گلوں کو وجد آگئے
ترانے سُن کے حمد کے درخت جھومنے لگے

پرند نغمہ ریز ہیں
ہوائیں عطر بیز ہیں

الفاظ و معنی

شرق مشرق **نسیم** صبح کی ہوا، ہلکی ہلکی خوشبودار ہوا **سعادت** نیک بختی **سرسرانا** ہوا کا سائیں سائیں کرنا **در** دروازہ **سحر** صبح **صنم کدہ** مندر **سنکھ** بڑی کوڑی جو مندروں میں بجائی (پھونکی) جاتی ہے

مشق

- **نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب دیجیے :**

1. دلائل پیش کرتے ہوئے بتائیے کہ شاعر نے پہلے بند میں کس وقت کا منظر پیش کیا ہے ؟
2. صبح کے وقت کو شاعر نے سعادتوں کا وقت کیوں کہا ہے ؟
3. شاعر نے کن لوگوں کو خوش نصیب کہا ہے ؟ کیوں ؟

خود آموزی

سوال 1. مختصر جواب لکھیے :

(1) غبارِ شرق سے کیا مراد ہے ؟

(2) صبح ہوتے ہی زمین اور آسمان پر کیا تبدیلیاں ہوئیں ؟

(3) شاعر نے شہر والوں کو بدنصیب کیوں کہا ہے ؟

(4) درخت کیوں جھومنے لگے ؟

سوال 2. سوچ کر لکھیے :

(1) صبح کا منظر اپنے لفظوں میں بیان کیجیے۔

(2) کوئی ایک گیت پسند کرکے اس کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیے۔

سوال 3. ترنّم <u>ہزار</u> سے گلوں کو وجد آ گئے

اس مصرعے کے خط کشیدہ لفظ کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس ایک لفظ کے دو معنی ہیں
ہزار کے ایک معنی ہیں۔ بلبل اور دوسرے معنی ہیں ہزار کا عدد لہٰذا یہ لفظ ذو معنی ہے۔
ایسا ہی ایک اور لفظ اس نظم میں استعمال ہوا ہے اسے تلاش کیجیے اور اس کے دونوں معنی بتا کر ان سے جملے بنائیے۔

سوال 4. (1) یکا یک ایک <u>روشنی</u> (2) یہ سرد <u>شبنمی</u> ہوا

اوپر دیے ہوئے جملوں کے خط کشیدہ لفظوں کی بناوٹ پر غور کیجیے۔

مثال : (1) روشنی = روشن (صفت) + ی (لاحقہ) = روشنی - اسم کیفیت

(2) شبنمی = شبنم (اسم) + ی (لاحقہ) = شبنمی - اسم کیفیت

اب آپ اس نظم سے دو اسم اور دو صفتیں تلاش کر کے مثالوں کے مطابق خانہ پُری کیجیے۔

سرگرمیاں

(1) اس گیت کو زبانی یاد کیجیے۔

(2) جماعت 5 سے 7 کی زباندانی کی کتاب میں سے قدرتی مناظر پر لکھی ہوئی نظمیں حاصل کر کے با ترنّم پڑھیے۔

9

تجربہ

(لوک کہانی)

'تجربہ' ایک لوک کہانی ہے۔ لوک کہانیاں شعوری کوششوں کا نتیجہ نہیں ہوتیں بلکہ سینہ بہ سینہ، نسل در نسل، عوام میں ایک منہ سے دوسرے منہ تک پہنچتی ہیں۔

انسان تمام علم، کتابوں کی ذریعے حاصل نہیں کرتا بلکہ زندگی کے تجربات بھی اُسے بہت کچھ سکھاتے ہیں۔ یہ اس کہانی میں بہت اچھے ڈھنگ سے پیش کی گئی ہے۔

یہ بات ہزاروں سال پہلے کی ہے۔ تب ہمارے یہاں آج جیسے تعلیم کے ترقی یافتہ مرکز نہیں تھے۔ جو بچے پڑھنے کے خواہش مند ہوتے تھے انھیں گروکل بھیج دیا جاتا تھا۔ وہیں سے وہ ہر چیز کا علم حاصل کر کے لوٹتے تھے۔ گروکلوں میں اس بات کا بھی خیال رکھا جاتا تھا کہ بچوں کو کتابی تعلیم ہی نہیں بلکہ عملی تعلیم بھی حاصل ہو سکے۔

اسی زمانے کا ایک قصّہ ہے۔ ایک کلاس کے تین طالب علم اپنے گروجی سے طرح طرح کے سوال پوچھنے لگے۔ گروجی جو بھی جواب دیتے اس سے طالب علموں کی تسلی نہیں ہوتی تھی وہ دوبارہ بہت سے سوال گروجی سے پوچھتے۔

اب گروجی کو لگا کہ ان کے طالب علم صرف پڑھنا جانتے ہیں ان کو عملی علم بالکل نہیں ہے۔ زندگی کا ذرا سا بھی تجربہ نہیں ہے۔ گروجی نے سوچا، کیوں نہ وہ اپنے طالب علموں کو کسی سفر پر لے جائیں ؟ سفر سے بھی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے ! طالب علم جب دوسری جگہوں کی سیر کریں گے تو انہیں پتہ چلے گا کہ کس جگہ کیا ہے ؟ کس آدمی سے کیسا برتاؤ کرنا چاہیے۔

گروجی نے اپنے تینوں شاگردوں کو ساتھ لیا اور کاشی کے سفر پر روانہ ہوئے۔ راستے میں گروجی کو جو کچھ نیا دکھائی دیتا وہ اپنے شاگردوں کو دکھاتے اور دیر تک سمجھاتے رہتے۔ وہ ان تینوں شاگردوں کو ہر ایک چیز کے بارے میں صحیح صحیح معلومات کروانا چاہتے تھے۔

سفر پر نکلے ہوئے گروجی اور ان کے شاگردوں کو بڑا مزہ آرہا تھا۔

چلتے چلتے وہ ایک گاؤں میں جا پہنچے۔ گروجی کو بہت بھوک لگی تھی، انھوں نے اپنے شاگردوں کو کھانا پکانے کا حکم دیا۔

تینوں نے مل کر کھانا پکانے کا سامان اکٹھا کرنا شروع کیا۔ سب کچھ اکٹھا کر لینے کے بعد صرف گھی باقی رہ گیا۔ ایک شاگرد بولا۔ ''تم لوگ چولہا جلاؤ۔ میں گھی لے کر ابھی آیا۔''

یہ شاگرد گاؤں کے گھر میں جھانکتا ہوا جارہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ کہیں کسی گھر میں اُسے گائے۔ بھینس بندھی ہوئی

دکھائی دے، وہ وہاں جاکر گھی مانگ لائے۔ تبھی اسے ایسا گھر دکھائی دیا جہاں ایک لمبے لمبے سینگوں والی بھینس بندھی ہوئی تھی۔ یہ بھینس کسی بڑھیا کی تھی۔

شاگرد نے بڑھیا سے پوچھا۔ ''ماتاجی، آپ ہمیں تھوڑا گھی دے سکتی ہیں ؟ ہمیں اپنے گروجی کے لیے کھانا پکانا ہے۔''

بڑھیا بہت رحم دل تھی۔ وہ بولی ''تمھیں جتنا گھی چاہیے لے جاؤ۔ تم یہاں بیٹھو۔ میں ابھی گھی لے کر آتی ہوں۔''

تبھی شاگرد بول اٹھا۔ ''سُنیے ماتا جی، آپ کی اس بھینس کے سینگ بہت لمبے ہیں اگر یہ مرگئی تو آپ اسے دروازے سے باہر کیسے نکالیں گی ؟''

شاگرد کی بات سن کر بڑھیا لال پیلی ہو اٹھی۔ وہ بولی ''تیری زبان جلے ! تو میری بھینس کو مار ڈالنا چاہتا ہے اور اوپر سے گھی مانگتا ہے ؟ چل بھاگ یہاں سے ! میرے پاس کوئی گھی وی نہیں ہے۔''

اس طرح بڑھیا نے گھی مانگنے کے لیے آئے ہوئے شاگرد کو گھی دیے بغیر بھگا دیا اب کی بار گروجی نے دوسرے شاگرد کو گھی لینے بھیجا۔ یہ شاگرد جب اسی بڑھیا کے گھر پہنچا تو بڑھیا نے پہلے والے شاگرد کی بدتمیزی کی بات اس شاگرد سے کہہ سنائی۔ اپنے ساتھی کے برتاؤ پر افسوس کرتے ہوئے دوسرا شاگرد بولا، ''ارے ماتا جی، وہ میرا ساتھی تو احمق ہے احمق ! بھلا کوئی مری ہوئی بھینس کو اپنے گھر میں رکھ سکتا ہے ؟ اسے تو جیسے بھی ہو باہر نکالنا ہی پڑے گا۔ چاہے اس کی ٹانگیں کاٹنی پڑیں یا سینگ کاٹنے پڑیں۔''

جب بڑھیا یہ بات برداشت نہ کرسکی تو ہاتھ میں بیلن لے کر اس شاگرد کو بھی مارنے کے لیے لپکی۔ وہ چلّانے لگی ''مرو! تمھیں شرم نہیں آتی ؟ ایک تو میرے یہاں بھیک مانگنے آتے ہو اوپر سے میری بھینس کی جان کے پیچھے پڑے ہو۔ تمھارا ستیاناس ہو ! تم بھاگ جاؤ یہاں سے ! میرے پاس کوئی گھی وی نہیں ہے۔''

دوسرا شاگرد بھی بڑھیا کی ڈانٹ پھٹکار سُن کر بھاگ گیا۔

اب کی بار گرو جی نے تیسرے شاگرد کو گھی لینے بھیجا۔ بڑھیا ابھی تک غصّے سے لال پیلی ہوئی کھڑی تھی۔ تیسرے شاگرد نے پہلے بہت عزت سے بڑھیا کو نمسکار کیا، پھر بولا، ''ماتاجی ! ہمارے گروجی نے مجھے آپ سے معافی مانگنے کے لیے بھیجا ہے۔ ماتا جی آپ کتنی عزت کرنے کے قابل ہیں کتنی نیک ہیں۔ میں اپنے دونوں ساتھیوں کی غلطی کے لیے آپ سے معافی مانگتا ہوں مہربانی کر کے انھیں معاف کردیجیے۔'' یہ کہہ کر جیسے ہی شاگرد لوٹ جانے کے انداز میں مڑا، ویسے ہی بڑھیا نے اسے واپس بلایا۔ لوٹا بھر گھی دے کر اس نے گروجی کے لیے اپنا نمسکار بھی بھیجا۔

تیسرا شاگرد جب گھی کا لوٹا لے کر گروجی کے پاس پہنچا تو گروجی نے اپنے شاگردوں کو پاس بلاکر کہا،'' صرف کتابی علم کافی نہیں ہوتا، بچو ! دوسروں سے ہمیں کیسا برتاؤ کرنا چاہیے، یہ بھی معلوم ہونا چاہیے۔ حقیقت میں عملی علم ہر چیز سے زیادہ ضروری ہے۔''

الفاظ و معنی

ترقی یافتہ ترقی پایا ہوا **گروکل** وہ آشرم جہاں درس وتدریس ہوتی ہے **لال پیلا ہونا** بہت غصے ہونا **احمق** بے وقوف **ستیاناس** بربادی، تباہی **خواہش مند** آرزو مند **ترقی یافتہ** ترقی پایا ہوا **رحم دل** ہمدرد، مہربان **ڈانٹ پھٹکار** جھڑکنا، دھمکانا **نمسکار** آداب تسلیم

مشق

● **نیچے دیے ہوئے سوالوں کے مختصر جواب دیجیے :**

1. گروکل میں کتابی تعلیم کے علاوہ کس بات کا خیال رکھا جاتا تھا ؟
2. گروجی طالب علموں کو سفر پر کیوں لے گئے ؟
3. گروجی طالب علموں کو سفر پر کہاں لے گئے ؟
4. گروجی نے شاگردوں کو کیا حکم دیا ؟

خود آموزی

سوال 1. **نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیے :**

(1) شاگرد گاؤں کے گھروں میں کیوں جھانک رہا تھا ؟

(2) بڑھیا شاگرد کی کس بات پر آگ بگولہ ہوگئی ؟

(3) دوسرے شاگرد کو بڑھیا بیلن لے کر کیوں مارنے لپکی ؟

(4) تیسرے شاگرد نے آکر بڑھیا سے کیا کہا ؟

(5) تیسرے شاگرد کی بات کا بڑھیا پر کیا اثر ہوا ؟

(6) گروجی نے شاگردوں کو کیا نصیحت کی ؟

سوال 2. مندرجہ ذیل کی مثال کے مطابق نیچے دیے ہوئے جملے کس نے کہے ہیں اور ان سے کون سا جذبہ ظاہر ہوتا ہے؟ خانہ پُری کیجیے۔

مثال	کس نے کہے	جذبہ
مری ہوئی بھینس کو تو جیسے بھی ہو نکالنا ہی پڑے گا چاہے اُس کی ٹانگیں کاٹنی پڑیں۔	دوسرا شاگرد	کم عقلی بے حسی

	جملے	کس نے کہے	جذبہ
(1)	صرف کتابی علم کافی نہیں ہوتا۔ دوسروں سے ہمیں کیا برتاؤ کرنا چاہیے؟ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے۔		
(2)	آپ ہمیں تھوڑا گھی دے سکتی ہیں۔ ہمیں اپنے گرو جی کے لیے کھانا بنانا ہے۔		
(3)	تیری زبان جلے تو میری بھینس کو مار ڈالنا چاہتا ہے۔ اوپر سے گھی مانگتا ہے؟ چل بھاگ یہاں سے۔		

سوال 3. آپ کس طرح اپنا کام نکالیں گے؟ لکھیے۔

(1) فرض کیجیے آپ بھی گرو جی کے ساتھ ہیں اور گاؤں پہنچتے ہیں۔ آپ گھی لینے جاتے ہیں۔

(2) ایسا قصہ یا کہانی جس میں سخاوت کا جذبہ ظاہر ہوتا ہو، اگر آپ جانتے ہوں تو اس کا مختصر خلاصہ لکھیے۔

سوال 4. **نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے :**

خواہش مند، عملی تعلیم، حکم، لال پیلا، احمق، نمسکار، مہربانی

سوال 5. **مترادف الفاظ لکھیے :**

(1) شاگرد (2) گرو (3) نمسکار (4) احمق

سوال 6. **ضدیں لکھیے :**

ترقی، صحیح، تمیز، خوشنما

سرگرمیاں

(1) لفظوں کے معنی لغت میں سے تلاش کیجیے۔ ترقی یافتہ، ڈانٹ پھٹکار، خواہش مند

(2) ''سفر سے بھی معلومات بڑھتی ہے۔'' خط کشیدہ لفظ پر غور کیجیے۔

یہ لفظ معلوم کی جمع ہے اسی طرح نیچے دیے ہوئے لفظوں کی جمع بنائیے۔

خیال، سوال، جواب، نشان

زباندانی

مرکب الفاظ :

اردو مرکب الفاظ دو طرح سے بنائے جاتے ہیں۔

(الف) دو لفظوں کو جوڑ کر۔

جیسے دانہ پانی دن رات ماں باپ

دوست آشنا، سیر تماشہ، گلی کوچہ

خیر خیرات، امیر امراء

(ب) سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے

سابقہ : وہ علامتیں حروف یا الفاظ کسی دوسرے مفرد لفظ کے آگے آکر ایک نیا لفظ بنالیتے ہیں۔ سابقے کہلاتے ہیں۔ مثلاً

نا : نا سمجھ، نادان، نااہل

بے : بے جھجک، بے اثر، بے حجاب، بے باک

کم : کم ظرف، کم عقل، کم گو

پُر : پُر غرور، پُر جوش، پُر مغی

پنج : پنج وقت، پنجشنبہ، پنجگانہ

پیش : پیش امام، پیش لفظ، پیش خیمہ،

پا : پابند، پازیب، پاجامہ

در : دربان، درکار

زیر : زیرلب، زیرتن

سر : سرتاج، سرحد، سربلند

چو : چوراہا، چورنگی،

ہم : ہم سفر، ہم نوالہ، ہم پیالہ، ہمدرد

نو : نو عمر، نورنگ، نونہال

ہر : ہر روز، ہرجا، ہرسو

لا : لامکاں، لازوال، لاوارث

لاحقہ : وہ علامتیں، حروف یا الفاظ کسی دوسرے مفرد لفظ کے پیچھے آ کر ایک نیا لفظ بنالیتے ہیں۔ لاحقہ کہلاتے ہیں۔ مثلاً

خواہ : خیر خواہ ، دلخواہ

پسند : شہرت پسند، ترقی پسند، دل پسند

طلب : خیر طلب، عزت طلب، شہرت طلب

نواز : ذرہ نواز

دان : پاندان، سائنسدان، قدردان

کار : فن کار، کاشتکار

ستان : گلستان، چمنستان، ہندوستان

دار : دکاندار، ایماندار، مالدار، دیانتدار

گیر : دست گیر، دامن گیر، ملک گیر

زدہ : آفت زدہ، مصیبت زدہ، خوف زدہ،

رُبا : دلربا، ہوش ربا

نما : خدا نما، خوشنما، انگشت نما

(5) ''ماتاجی! ہمارے گروجی نے مجھے آپ سے معافی مانگنے کے لیے بھیجا ہے۔
آپ کتنی عزت کرنے کے قابل ہیں۔ کتنی نیک ہیں۔ (انکساری/ عاجزی / دوستی)

(6) صرف کتابی علم کافی نہیں ہوتا۔ بچو! دوسروں سے ہمیں کیسا برتاؤ کرنا چاہیے، یہ بھی معلوم ہونا چاہیے۔ حقیقت میں عملی علم ہر چیز سے زیادہ ضروری ہے۔ (تلقین/ ہدایت/ نصیحت)

10 بچپن کی یادیں

یوسف حسین خاں

پیدائش : 1902 وفات : 1979

یوسف حسین خاں کا اصل نام فِدا حسین خاں تھا وہ 18/ستمبر 1902ء میں حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ ان کی وفات 1979ء میں نئی دہلی میں ہوئی۔ ان کی اہم تصانیف روحِ اقبال اردو غزل، فرانسی ادب کارواں، فکر حسرت کی شاعری، یادوں کی دنیا وغیرہ ہیں۔

اس سبق میں یوسف حسین خاں نے اپنی بچپن کی یادوں کو کھنگالا ہے اور مختلف واقعات کو پر اثر انداز میں بیان کیا ہے۔ انھوں نے اس طرح اپنی تصانیف کے ذریعے اردو ادب کے سرمایے میں گراں قدر اضافہ کیا ہے۔

آج نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد جب میں اپنے حافظے کو کھنگالتا ہوں تو اس میں مجھے عجیب وغریب بصیرتیں اور پوشیدہ سبق ملتے ہیں۔ سب تصویریں ایک ایک کر کے میری نظروں کے سامنے خودبخود آرہی ہیں۔ جب وہ خود بلاجھجک اور تصنع کے میرے سامنے آرہی ہیں۔ تو میرا فرض ہے کہ ان کا استقبال کروں اور ان کی قدرو قیمت پہچانوں۔

میرے چوتھے بھائی زاہد حسین خاں تھے۔ انھیں قدرت نے ہم بھائیوں میں سب سے زیادہ حسین، صحت مند اور قوی جسم عطا کیا تھا۔ ان کا غصہ بلا کا تھا۔ ناک پر مکھّی نہیں بیٹھنے دیتے تھے۔ مزاج میں ضد تھی۔ ذاکر میاں سے تقریباً ڈیڑھ سال چھوٹے اور مجھ سے پونے تین سال بڑے تھے۔ ان کا مقابلہ ذاکر میاں سے رہتا تھا جو اگرچہ ان سے عمر میں بڑے تھے لیکن جسمانی قوت میں کم تھے۔ ہر خاندان میں پیٹھ کے بھائیوں میں اکثر چلتی رہتی ہے۔ اس کے لیے یہ ضروری نہیں کہ کوئی بڑا مسئلہ در پیش ہو۔ معمولی معمولی باتوں پر اَن بَن ہوجاتی ہے۔ اس وقت یہ اور بھی ہوتا ہے جب بھائیوں کی عمر میں زیادہ فرق نہ ہو۔

جسمانی لحاظ سے زاہد میاں ذاکر میاں کو مار لیتے تھے، اس لیے کہ ان میں قوت اور توانائی زیادہ تھی۔ اکثر اوقات، مجھے اچھی طرح یاد ہے، ذاکر میاں ان سے کتراتے اور منہ نہیں لگتے تھے۔ کبھی کبھی حکمتِ عملی سے انھیں قابو میں رکھتے تھے۔ بعض دفعہ جب دونوں میں کھَٹ پَٹ ہو جاتی تو کئی دن تک بات چیت بند رہتی لیکن پھر خود ہی میل ہوجاتا تھا۔ ان دونوں کے جھگڑوں کو بھائی جان (سب سے بڑے بھائی جان مظفر حسین خان) چکایا کرتے تھے، جن کی ہم سب بھائی عزت کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ گرمیوں کی چھٹیوں میں دونوں اٹاوہ سے آئے ہوئے تھے۔ کسی بات پر بگڑ گئی۔ بھائی جان نے ذاکر میاں کی طرفداری کی اور زاہد میاں کو قصوروار ٹھہرایا اور شاید کچھ بُرا بھلا بھی کہا۔ زاہد میاں بھائی جان کے سامنے تو چپ رہے۔ جب وہ چلے گئے تو اس قدر برا فروختہ اور برہم ہوئے کہ کوٹھے کے اندر زنجیر ڈال کے بیٹھ گئے۔ صبح سے شام ہوگئی۔ بغیر کچھ کھائے پیئے کوٹھے کے اندر بند رہے۔ ہم سبھوں نے اور بڑی بھاوج نے ہر چند سمجھایا کہ دروازہ کھول دو لیکن انھوں نے کسی کی نہیں سنی۔ جب شام ہونے لگی تو بھائی جان نے خالو صاحب کو بلوا بھیجا۔ وہ آئے اور انھوں نے ہم سب

سے کہا کہ'' دالان سے چلے جاؤ۔ میں زاہد سے تنہا کچھ بات کروں گا۔'' ہم سب وہاں سے ہٹ کے سامنے کے دالان میں چلے گئے۔ لیکن نظریں کوٹھے کے دروازے پر گڑی ہوئی تھیں کہ دیکھیں دروازہ کب کھلتا ہے۔ خالو نے بڑے شفقت کے لہجے میں زاہد میاں کو دروازے کے قریب بلایا اور ان سے کچھ باتیں کرتے رہے۔ بالآخر سمجھا بجھا کر کواڑ کھولنے پر راضی کرلیا۔ اب ہم لوگ بھی قریب آگئے۔ باہر نکلے تو روکر کہنے لگے کہ۔''اس گھر میں سب میرے مخالف ہیں اور ان (ذاکر میاں) کے ساتھ۔'' اِس پر خالو جان نے سمجھایا کہ ایسا نہیں ہے۔ بھائی جان نے بھی آکر سمجھایا بجھایا اور معاملہ رفع دفع ہوگیا۔

گرمیوں کی چھٹّیوں میں ہم اٹاوہ سے قائم گنج آجاتے تھے۔ ہم لوگ ہمیشہ ریل کے تیسرے درجے میں سفر کرتے تھے۔ تہوار کے موقع پر اور شادیوں کے موسم میں تیسرا درجہ آدمیوں سے ٹھساٹھس بھرا ہوتا، ایسا کہ اگر اندر پہنچ جاؤ تو پھر باہر نکلنا مشکل ہوجائے اور باہر ہوتو اندر آنا جوئے شیر لانے سے کم نہ تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ اٹاوہ اور شکوہ آباد کے درمیان تیسرے درجے کے دروازے میں سے، جو بھیڑ کی وجہ سے بند نہیں ہوسکتا تھا، ایک شیر خوار بچہ، جس کی عمر ایک سال سے کم تھی، چلتی گاڑی میں سے ایک دم دھکا لگنے سے ماں کی گود سے باہر جا پڑا۔ مامتا کی ماری ، فوراً بغیر اِدھر اُدھر دیکھے ہوئے، چلتی ریل سے کود پڑی۔ لوگوں نے زنجیر کھینچ کر ٹرین رکوائی۔ مسافر نیچے اتر آئے۔ میں بھی ڈبے میں سے نیچے اترا تو یہ دیکھ کر تعجب کی انتہا نہ رہی کہ بچہ ایک چھوٹی سی جھاڑی میں پڑا ہوا ہے۔ اس کے جسم پر خفیف سی تراش تھی جو غالبًا جھاڑی کے چُبھنے سے ہوئی تھی۔ ایک شخص نے اسے گود میں اٹھا لیا تو کلکوریاں مارنے لگا۔ وہیں سے تھوڑے فاصلے پر اس کی ماں کی نعش پڑی ہوئی تھی۔ اس کے سر میں سے خون نکل رہا تھا۔ ریل میں ایک ڈاکٹر سفر کررہے تھے ۔ انھوں نے دیکھ کر کہا کہ عورت سر کے بل گری اور اس کے بھیجے پر اتنی سخت چوٹ آئی کہ وہ فوراً وہیں ختم ہوگئی۔ گارڈ نے نعش رکھنے کا انتظام کیا۔ جس گاؤں کی وہ عورت تھی اس گاؤں کا ایک شخص ہمارے ڈبّے میں سفر کررہا تھا۔ اس نے بچے کو اپنے ذمّہ لیا۔ گارڈ نے کہا ''شکوہ آباد پہنچ کر پولس لکھا پڑھی کرے گی۔ اور بچہ اور نعش پولس کے حوالے کردیے جائیں گے۔'' اس واقعے کے نقوش میرے حافظے میں ایسے تازہ ہیں جیسے میں ابھی اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

قائم گنج میں بھی ایک واقعہ پیش آیا جسے میں کبھی بھول نہیں سکتا۔ ہمارے زنانے صحن کے ایک کونے میں ہماری ملازمہ کوڑا کرکٹ ڈال دیا کرتی تھی۔ اس میں بچی کھچی ہڈی گڈی بھی ہوتی تھی۔ نو دس بجے کے قریب کوڑا کرکٹ صاف کرنے والی آتی تھی لیکن اُس کے آنے سے پہلے گھنٹہ بھر ہڈی گڈی کی لالچ میں روزانہ کوّے جمع ہوجاتے تھے۔ بڑے پہاڑی کوّے۔ چھوٹے میدانی کوّے جن کی گردن میں سفید حلقہ ہوتا ہے، ان سبھوں میں بڑی یکجہتی تھی۔ میں نے کبھی انھیں ایک دوسرے سے لڑتے نہیں دیکھا۔ اتفاق سے ایک دن ان میں سے ایک کوّا مر گیا۔ میں نے دیکھا کہ پہلے سب کوّے اس کے چاروں طرف جمع ہوکر بڑے زور زور سے کائیں کائیں کرنے لگے۔ جیسے ماتم کررہے ہوں۔ پھر جب خوب کائیں کائیں کرچکے تو ان میں سے کچھ اپنے ہم جنس کی نعش سے ہٹ کر ہڈی گڈی سے شغل کرنے لگے۔ لیکن کچھ وہیں موجود رہے۔ پھر وہ ادھر کوڑے کی طرف آگئے اور دوسرے، نعش کے قریب کائیں کائیں کرنے لگے میں نہیں کہہ سکتا کہ کوؤں میں یہ

معمول ہے یا یہ کہ جو منظر میں نے دیکھا تھا وہ محض اتفاقی تھا۔ اس لیے کہ بعد میں کبھی اس قسم کا تجربہ نہیں ہوا۔ اس میں انسانی ہمدردی اور دلسوزی سے جو مشابہت تھی، اس سے میں بہت متاثر ہوا تھا میں نے کوّوں کا سیانا پن تو سنا تھا لیکن پہلی بار یہ دیکھا کہ ان میں اپنے ہم جنسوں کے لیے دلسوزی کی صلاحیت بھی ہے۔

ہماری بڑی بھاوج کے پاس ایک طوطا تھا، جو ایک بڑے پنجرے میں محرابی در میں لٹکا رہتا تھا۔ کبھی کبھی اسے باہر چھوٹے نیم کی شاخ میں ٹانگ دیتے تھے۔ میں نے کئی مرتبہ دیکھا اس پنجرے پر جنگلی طوطے آکر بیٹھ جاتے اور پنجرے والے

طوطے کی چونچ سے چونچ ملاتے اور پھر خوب اپنی بولی میں ٹیں ٹیں کرتے۔ وہ اپنے گرفتار ساتھی کو آزادی کا پیغام سناتے تھے یا یہ محض تفنن طبع تھا، میں کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔ کچھ بھی ہو لیکن اس منظر سے ہم جنس کی کشش صاف ظاہر ہوتی ہے۔ نہ معلوم مجھے یہ بات کیوں یاد رہ گئی؟ یقیناً اس منظر نے میرے تخیّل کے تاروں کو چھیڑا ہوگا اور حافظے نے اس کی قدر و قیمت پہچان کر اپنے حافظ خانے میں جگہ دی ہوگی۔

الفاظ و معنی

تصنع بناوٹ **خفیف** ہلکی **پوشیدہ** چھپا ہوا **خراش** جلد کا چھِل جانا **شیرخوار** دودھ پیتا بچہ **نعش** لاش **دلسوزی** ہمدردی **جوئے شیر لانا** کوئی مشکل کام انجام دینا **تفنن طبع** ہنسی مذاق، دل بہلاوا

مشق

- **نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب دیجیے :**

1. مصنّف جب اپنے حافظے کو کھنگالتا ہے تو اس کے ہاتھ کیا لگتا ہے ؟
2. تیسرے درجے میں سفر کرنے والے مسافروں کو کس تجربہ سے گذرنا پڑتا ہے ؟
3. گرمی کی چھٹیوں میں مصنف کا کیا معمول تھا ؟

خود آموزی

سوال 1. سبق کے حوالے سے نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیے :

(1) ریل میں جو حادثہ ہوا اس کی کیا وجہ تھی ؟
(2) حادثہ دیکھ کر مصنف کو کس بات پر تعجب ہوا ؟
(3) اس معصوم بچّے کا کیا ہوا جس کی جان بچ گئی تھی ؟

سوال 2. قائم گنج میں :

(1) مصنّف کے گھر کی ملازمہ کا کیا معمول تھا ؟
(2) کس منظر کو دیکھ کر مصنّف نے نتیجہ نکالا کہ کوّں میں یکجہتی ہوتی ہے ؟
(3) کس منظر نے مصنف کے تخیّل کے تاروں کو چھیڑ دیا تھا ؟

سوال 3. (الف) ذیل میں دیے ہوئے لفظوں کی ضِد لکھیے :

پوشیدہ
آزادی
انتہا
زنانہ

(ب) اس سبق میں آپ نے پڑھا۔ ''کوّے زور زور سے کائیں کائیں کرنے لگے''۔

''کائیں کائیں کوے کی آواز ہے۔''

اب آپ نیچے دیے ہوئے پرندوں کی آواز لکھیے :

(1) طوطا ....
(2) چڑیا ....
(3) کبوتر ....
(4) مرغ ....
(5) مور ....

سوال 4. جملے بنائیے :

شیر خوار، جوئے شیر لانا
تفنن طبع، قدر و قیمت

سوال 5. نیچے دیے ہوئے لفظوں کی مدد سے مثال کے مطابق الفاظ بنائیے :

مثال : روز + انہ = روزانہ (انہ فارسی لاحقہ ہے)

عالم، سال، آزاد، مرد، غلام

(1) .... + ... = ...
(2) .... + ... = ...
(3) .... + ... = ...
(4) .... + ... = ...
(5) .... + ... = ...

سوال 6. دیے ہوئے لفظوں میں جو لفظ جس خانے سے متعلق ہو اسے مثال کے مطابق لکھیے :

انسانی دوستی تنگ دستی جنگلی پہاڑی آزادی میدانی عہدی دلسوزی غلامی محرابی

اسم + لاحقہ	صفت + لاحقہ
مثال : دوستی	مثال : تنگدستی
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....

اعادہ 2

سوال 1. نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیے :

(1) از بر کیا ہوا لوک گیت اپنے کلاس روم میں باترنّم پیش کیجیے۔

(2) اسباق میں آنے والے محاورے اور کہاوتوں کی فہرست تیار کیجیے۔

(3) کوئی دو کہاوتوں اور محاوروں کے معنی بتا کر جملے میں استعمال کیجیے۔

(4) جمہوری نظام کے متعلق کہانیوں کا ذخیرہ کیجیے۔

(5) ''تلاش حق'' جیسی دوسری آپ بیتیاں حاصل کر کے فہرست تیار کیجیے اور اپنے پسندیدہ حصّے مختصر طور پر بیان کیجیے۔

(6) نظموں میں آنے والے ہم وزن لفظوں کی فہرست تیار کیجیے۔

(7) سبق میں سے پانچ نا معلوم الفاظ تلاش کر کے لغت میں سے معنی تلاش کیجیے۔

سوال 2. نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیے :

(1) سائنس سٹی میں کون کون سے اہم شعبے ہیں ؟

(2) شاعر نے شہر کے رہنے والوں کو بد نصیب کیوں کہا ہے ؟

(3) تیسرے شاگرد کی بات کا بڑھیا پر کیا اثر ہوا ؟

سوال 3. نیچے دیے ہوئے مرکّب الفاظ بنائیے :

ہم + درد　　　دل + سوز　　　خواہش + مند

سوال 4. نیچے دیے ہوئے الفاظ کی ترکیب بتائیے :

لاجواب، ہندوستان، بندہ نواز، پُر بہار، خدا نُما، ہم نوالہ

سوال 5. **نیچے دیے ہوئے جملوں کی قسمیں بتائیے :**

(1) ہم نے سائنس سٹی کی ملاقات کی۔

(2) اُف! کتنی گرمی ہے۔

(3) کیا آپ نے تاج محل دیکھا ہے ؟

(4) قائم گنج میں سے کس منظر کو دیکھ کر مصنف نے یہ نتیجہ نکالا کہ کوّوں میں یک جہتی ہوتی ہے۔

(5) آج اسکول میں حفظانِ صحت کا پریڈ تھا اور ہم خوب کھیلے۔

سوال 6. **ذیل کے لفظوں کی ہجے پر غور کیجیے :**

شمس، منقبت، زکوٰۃ،